بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

شمارہ 19

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13 رمضان 1441 ہجری قمری • 7 ہجرت 1399 ہجری شمسی • 7 مئی 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○

(آل عمران: 201)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 1 مئی 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزار ہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے

عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیے وہ مزا نہیں آتا، وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے اُن کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقوی سے کام لے

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ دعا قبول ہو گئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی، اس لیے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔ بہت تنگدستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ اس لیے حدیث میں آیا ہے اَلۡفَقۡرُ سَوَادُ الۡوَجۡہِ۔ ایسے لوگ خود میں نے دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں مگر مومن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانہ کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے۔ غرض اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرلے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔

تقدیر

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام مُعلّق ہے اور دوسری کو مُبرَم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اُس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اُس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقّف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

قضائے معلّق اور مُبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے۔ یہ الفاظ گو نہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن: 61) ترجمہ: دعا مانگو۔ مَیں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزار ہا کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزار ہا دردمندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ امر ضروری نہیں کہ ہم اس کی تہہ تک پہنچنے اور اس کی کُنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑے اور مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضا و قدر کو مشروط بھی کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع، خضوع سے ٹل سکتی ہے۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمالِ حسنہ کی طرف رُجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطربُ الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور رَبِّیۡ رَبِّیۡ کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے گی تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑ ہا صُلحا اور اَتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔

عبادات میں لذّت اور سُرور رکھا گیا ہے

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اور اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دُعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیے وہ مزا نہیں آتا۔ دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اُسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے اُن کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیے کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اُس کے لئے لذت اور سُرور نہ ہو۔ لذت اور سُرور تو ہے مگر اُس سے حظّ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذّاریات: 57) اب انسان جب کہ عبادت ہی کیلئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سُرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرّہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کیلئے پیدا کئے ہیں تو کیا اُن سے وہ ایک لذّت اور حظّ نہیں پاتا؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کیلئے اُس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کُن اور سُریلی آوازوں سے اسکے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کیلئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہ ہو۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 136 تا 139، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

”ہمیشہ یادرکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تاکہ روحانی زندگی عطا کریں......اور اسی مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا ہے۔“

دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کی خاطر مخالفتوں اور مشکلات کا جرأت اور پختہ ایمان کے ساتھ مقابلہ کرنے والی احمدی خواتین کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ بلجیم 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب، فرمودہ 15 ستمبر 2018ء بروز ہفتہ بمقام Dilbeek، برسلز

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آپ لوگوں میں سے بہت سی ایسی ہیں جو یہاں پاکستان سے عمومی نامساعد حالات جو احمدیوں کے لئے پیدا کئے جا رہے ہیں اس کی وجہ سے آئی ہیں لیکن شاید ہی کوئی ایسی ہو، یا ہو سکتا ہے ایک دو ایسی ہوں جو براہ راست کسی تکلیف میں سے گزری ہوں۔ ہاں پاکستان میں یہ خوف ضرور ہے کہ ہم ہمارے خاوند، ہمارے بچے، ہمارے قریبی عزیز خطرے میں ہیں اور کوئی بھی سرپھرا نام نہاد علماء کے کہنے اور بھڑکانے پر کسی بھی وقت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ خوف، یہ فکر کی تلوار ہر احمدی پر ہر وقت لٹک رہی ہے جو پاکستان میں موجود ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عموماً یہاں آ کر کچھ عرصہ بعد اکثر لوگ خاص طور پر عورتیں بچے ان سخت حالات کو بھول جاتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سی یہاں پیدا ہونے والی لڑکیاں لڑکے یا جنہیں یہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا ہے وہاں پاکستان میں احمدیوں پر جو سختیاں ہیں انہیں بھول چکے ہیں اور جن کے سب قریبی عزیز باہر آ گئے ہیں وہ لوگ تو جانتے بھی نہیں یا اس درد کو محسوس نہیں کرتے جو اپنے قریبیوں کی وجہ سے محسوس ہو سکتا تھا کہ احمدیوں پر بعض جگہ کس قدر سختیاں ہوتی ہیں۔

پاکستان میں تو قانون کی وجہ سے یہ سختی احمدیوں سے روا رکھی جا رہی ہے اور مولوی کو یا جماعت مخالف لوگوں کو کھلی چھٹی ہے لیکن پاکستان کے علاوہ بھی بعض ممالک ہیں جہاں احمدیوں کو احمدیت قبول کرنے کے بعد سختیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض یہاں آنے والی دوسرے کم ترقی یافتہ ملکوں سے آئی ہیں اور اس لئے آئی ہیں یا ان کے خاوند اس لئے یہاں منتقل ہوئے ہیں کہ ان ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر روزگار کے مواقع میسر آئیں۔ بہرحال جن وجوہات کی وجہ سے بھی اکثریت اس وقت یہاں آئی ہے، ان میں سے جو احمدی ہیں وہ حالات کی وجہ سے آئی ہیں یا بہتر روزگار کی تلاش میں آئی ہیں یا جیسا کہ میں نے کہا بعض سخت حالات کی وجہ سے آئی ہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے جو دنیاوی لحاظ سے فضل فرمایا ہے اور دنیاوی بہتری کے جو سامان اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا۔ اگر یاد رکھیں گی تو دنیا تو مل ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ لینے والی بھی بنیں گی۔

ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جب بعض عورتیں اور خاندان تکلیفوں سے گزر کر ان ممالک میں آئے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل فرمائے لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو سخت حالات کے باوجود اپنے ملک میں ہی رہے اور رہ رہے ہیں لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور انہوں نے ڈٹ کر ان سختیوں کا مقابلہ بھی کیا۔ پاکستان کے علاوہ بعض ایسے ممالک ہیں جیسا کہ میں نے کہا وہاں ظلم ہوتے ہیں اور آخر کار ان کو وہاں رہنے کے باوجود، اپنے اپنے ملکوں میں کامیابیاں بھی ملیں۔ ایسے بعض حالات، ایسے بعض واقعات میں پیش کروں گا جو پاکستان کے علاوہ لوگوں کے بھی ہیں تاکہ آپ لوگ جو یہاں آئی ہیں، بیٹھی ہیں، ایک عرصہ گزر گیا ہے، بچیاں ہیں بچے ہیں جوان ہو رہے ہیں اور وہ لوگ بھی جن کو ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہ احساس نہیں کہ سختیاں کیا ہوتی ہیں ان کو بھی پتہ لگے اور ان کے بھی ایمان میں اضافہ ہو۔ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ پیدا ہو اس کا احساس بڑھے۔

پہلا واقعہ تو ایک پاکستانی خاتون کا ہی ہے جو سختیوں سے گزرنے کے بعد کینیڈا گئیں۔ براہ راست ان پر سختی ہوئی۔ اکثر عورتیں تو ایسی ہیں جن کے مردوں کو سختیوں سے گزرنا پڑا یا حالات ایسے پیدا ہوئے کہ براہ راست سختیاں نہیں بھی تھیں تو اس کی وجہ سے ملک چھوڑنا پڑا لیکن یہ براہ راست متاثر ہوئیں اور کینیڈا چلی گئیں۔ وہاں جا کر پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بڑھتے ہوئے بھی دیکھا اور اپنے پرانے حالات کو بھلایا نہیں ہے۔ یہ خاتون آنسہ صاحبہ کینیڈا سے ہیں، وہ لکھتی ہیں کہ جب میں پاکستان میں تھی اس وقت ہماری فیملی کو کشمیر سے ہجرت کر کے فیصل آباد آنا پڑا۔ ہجرت کی وجہ سے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس وقت مجھے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں بطور ہیڈ نرس کے بہت اچھی نوکری مل گئی لیکن کچھ عرصہ بعد میرے علم میں آیا کہ اس ہسپتال کا جو ہیڈ ڈاکٹر تھا، انچارج ڈاکٹر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گندی زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے مجھے اپنے دفتر بلایا اور کلمہ پڑھنے کو کہا کہ تمہارا کلمہ کیا ہے۔ مَیں نے کلمہ سنایا اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایسے کلمات نہیں سن سکتی جو تم کہتے ہو۔ اس پر اس نے مجھے یہ کہہ کر نوکری سے نکال دیا کہ تم قادیانی ہو۔ چنانچہ اس کے بعد پھر وہ کینیڈا بھی آ گئیں۔ حالات بھی بہتر ہوئے۔ پس یہ ایمان کی مضبوطی ہے جو ہر احمدی کو دکھانی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایمان کی مضبوطی ہی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بناتی ہے۔ صدر لجنہ فیصل آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام ان کی خدمت میں جو خط لکھا تھا اس میں بھی اس واقعہ کا ذکر کیا کہ اس طرح ہسپتال کے ڈاکٹر نے نکال دیا ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جواب دیا تھا کہ جس نے ایسا کیا ہے اس کا ہسپتال اور کاروبار ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اس ہسپتال کا جو شخص مالک تھا اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا اور وہ ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لحاظ سے وہاں بھی بدلہ لے لیا کہ اس کا کاروبار ہی ختم ہو گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالنے والا تھا۔ یہ نشان ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں۔

پاکستان کے حالات تو ہمارے سامنے آتے ہی رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ملک سے باہر بھی نکل آئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن دوسرے ممالک میں بھی احمدی عورتیں جس طرح سختی سے گزریں اور گزر رہی ہیں ان کی قربانیاں بھی غیر معمولی ہیں۔ ان کی مثالیں بھی بہت سی ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ مثالیں آپ لوگوں کو بھی جیسا کہ میں نے کہا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں۔

بنگلہ دیش کی ایک خاتون ہیں۔ اب بنگلہ دیش کے لوگ تو عموماً باہر بہت کم نکلے ہیں اکا دکا یا چند فیملیاں آئی ہیں۔ اس طرح نہیں آئے جس طرح پاکستان سے حالات کی وجہ سے آتے ہیں۔ حالات وہاں بھی بڑے خطرناک رہے، خوفناک رہے، وہاں لوگ شہید بھی ہوئے بہرحال وہاں کے امیر صاحب لکھتے ہیں، ایک احمدی خاتون صدیقہ صاحبہ تھیں جو بطور انجنیئر پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کر رہی تھیں۔ انہوں نے 2011ء کے یوکے کے جلسہ میں شمولیت کے لئے چھٹی کی درخواست دی تو انتظامیہ نے پہلے تو چھٹی دے دی لیکن بعد میں جب ان کو پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں اور اپنے خلیفہ سے ملنے اور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جا رہی ہیں تو انتظامیہ نے کہا کہ تمہیں نوکری سے استعفیٰ دے کر جانا پڑے گا اور ہم نے چھٹی نہیں دینی۔ اس پر موصوفہ نے فوراً استعفیٰ دے دیا اور بعد میں انہوں نے مجھے دعا کے لئے خط بھی لکھا۔ میں نے یہی لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے گا اور پہلے سے بہتر انتظام کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ملک میں نوکری کی تلاش کے لئے خاصی بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے لیکن موصوفہ نے ایک جگہ درخواست دی اور وہاں بغیر کسی کوشش کے اور بھاگ دوڑ کے ان کو فوری طور پر اس سے بہتر نوکری مل گئی۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسے لوگوں کو نوازتا ہے جب وہ قربانی کرتے ہیں۔

پھر دو احمدی خواتین جنہوں نے ہر ظلم برداشت کیا لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ ان کے باہر آنے کے بھی وہاں کوئی سامان نہیں تھے لیکن انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ ہندوستان میں جو صوبہ بنگال ہے وہاں سے انسپکٹر صاحب تحریک جدید ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بتھاری کے واجد علی صاحب منڈل مرحوم کو 1982ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان کے بھائی بھی سخت مخالف ہو گئے۔ خاندان نے قطع تعلق کر دیا۔ واجد علی صاحب کی دو بیٹیاں فاطمہ بیگم اور ماجدہ بیگم کی شادی قبول احمدیت سے پہلے ہو چکی تھی اس لئے مخالف بھائی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں غیر احمدی دامادوں کو ورغلایا جس سے دونوں دامادوں نے اپنی اپنی بیویوں فاطمہ اور ماجدہ کو ہر قسم کی تکلیف دینی شروع کر دی کہ شاید بیٹیوں کی وجہ سے باپ پر اثر ہو اور وہ احمدیت سے توبہ کر لے اور چھوڑ دے۔ لیکن باپ نے اس کی کوئی پروا نہیں کی، ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آخر دامادوں نے کورٹ کے ذریعہ سے اپنی اپنی بیویوں کو طلاق نامہ بھجوا دیا۔ جو فاطمہ تھیں وہ اپنے دو چھوٹے بچوں کو لے کر والدہ کے گھر آ گئیں۔ وہ ابھی احمدی نہیں ہوئی تھیں۔ اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں اور اسی طرح دوسری نے بھی اور معلومات کے بعد پڑھ کر، سمجھ کر دونوں نے احمدیت اختیار کر لی، احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جو ماجدہ تھیں ان کی تو قادیان میں شادی ہو گئی اور وہ تو اللہ کے فضل سے خوشحال زندگی بسر کر رہی ہیں۔ لیکن فاطمہ کو قبول احمدیت کی بنا پر اپنی خوشحال زندگی جو تھی وہ قربان کرنی پڑی لیکن پھر بھی ان کے ثبات قدم میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ موصوفہ وہاں اپنی جگہ جہاں تھیں سلائی کا معمولی کام کرنے لگیں، گزارہ کر لیتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بعد ان کا ایمان بھی مضبوط ہوا۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مالی قربانی بھی اپنی استطاعت سے دس گنا بڑھ کر کرتی تھیں۔ ہمیشہ ان کی یہ عادت تھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد کوشش تھی کہ ہر قسم کی قربانی جماعت کی خاطر دینے میں اُن کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ تو یہ تھیں قربانی کرنے والی عورتیں جو باہر بھی نہیں آ سکتیں۔

پھر ہندوستان کی ہی ایک مخلص خاتون کا ذکر کرتے ہوئے بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ ایک صاحب تھے فضل الرحمن صاحب جو کلکتہ میں ٹائپسٹ (typist) تھے انہوں نے بیعت کی مگر ان کی اہلیہ نے ان کی شدید مخالفت کی حتی کہ شوہر کے ساتھ رہنا بھی گوارا نہ کیا اور میکے

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنا تھا کہ وہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے ایک آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور ابوجہل خاک پر تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

دو مسلمان نوجوانوں کے ہاتھوں سردارِ کفار ابوجہل کی ہلاکت کی تفصیلات

خلافت کے اطاعت گزار اور عاشق، دلیر، بہادر اور کلمے کی حفاظت کرنے والے، اسیر راہِ مولیٰ وفادار خادمِ سلسلہ، عملہ حفاظت خاص کے کارکن محترم رانا نعیم الدین صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر

’’مَیں نے ان کے چہرے پر ہمیشہ بڑی طمانیت دیکھی اور خلافت کیلئے محبت دیکھی ہے‘‘

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 / اپریل 2020ء بمطابق 17 / شہادت 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج بدری صحابہؓ میں سے حضرت معاذ بن حارثؓ کا مَیں ذکر کروں گا۔ حضرت معاذؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو مالک بن نجار سے تھا۔ حضرت معاذؓ کے والد کا نام حارث بن رفاعہ تھا۔ ان کی والدہ کا نام عفراء بنت عُبَید تھا۔ حضرت معوذؓ اور حضرت عوفؓ ان کے بھائی تھے۔ یہ تینوں بھائی اپنے والد کے علاوہ اپنی والدہ کی طرف بھی منسوب ہوتے تھے اور ان تینوں کو بنو عفراء بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت معاذؓ اور ان کے دو بھائی حضرت عوفؓ اور حضرت معوذؓ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت عوفؓ اور حضرت معوذؓ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے مگر حضرت معاذؓ بعد کے تمام غزوات میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت معاذ بن حارثؓ اور حضرت رافع بن مالک زُرَقیؓ ان اولین انصار میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ پر مکّے میں ایمان لائے تھے اور حضرت معاذؓ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیعتِ عقبہ اولیٰ کے موقع پر مکے میں ایمان لائے۔ اسی طرح بیعت عقبہ ثانیہ میں بھی حضرت معاذؓ حاضر تھے۔ حضرت مَعْمَر بن حَارِثؓ جب مکے سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت معاذ بن حارثؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 190 ۔ 191 حضرت مُعاذ بنُ الحَارِث بن رِفَاعَۃ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 374 حضرت مُعاذ بنُ الحَارِث دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

ابوجہل کے قتل کی تفصیل گو پہلے گذشتہ سال کے ایک خطبے میں کچھ حد تک بیان ہو چکی ہے (خطبہ جمعہ 5 / اپریل 2019ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26 / اپریل 2019ء) لیکن یہاں بھی یہ بیان کرتا ہوں۔ یہ بھی ضروری ہے کیونکہ حضرت معاذؓ سے بھی اس کا تعلق ہے اور یہ بخاری کی روایات ہیں جو بیان کروں گا اور خلاصہ تو ان کا بیان نہیں ہو سکتا، بخاری کی پوری روایت ہی پڑھنی ہو گی۔

صالح بن ابراہیم اپنے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ مَیں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا کہ مَیں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری لڑکے ہیں۔ ان کی عمریں چھوٹی ہیں۔ مَیں نے آرزو کی کہ کاش مَیں ایسے لوگوں کے درمیان ہوتا جو ان سے زیادہ جوان اور تنو مند ہوتے۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ سے دبا کر پوچھا کہ چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ مَیں نے کہا ہاں بھتیجے۔ تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مَیں اس کو دیکھ پاؤں تو میری آنکھ اس کی آنکھ سے جدا نہ ہو گی جب تک ہم دونوں میں سے وہ نہ مر جائے جس کی مدت پہلے مقدر ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا۔ پھر دوسرے نے مجھے ہاتھ سے دبایا۔ دوسری طرف جو کھڑا تھا اور اس نے بھی مجھے اسی طرح پوچھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہو گا کہ مَیں نے ابوجہل کو لوگوں میں چکر لگاتے دیکھا۔ مَیں نے کہا دیکھو یہ ہے وہ تمہارا ساتھی جس کے متعلق تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں جلدی سے اپنی تلواریں لیے اس کی طرف لپکے اور اسے اتنا مارا کہ اس کو جان سے مار ڈالا اور پھر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر دی۔ آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے۔ دونوں نے کہا مَیں نے اس کو مارا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ کر صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے تلواروں کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہی اس کو مارا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کا مال معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا اور ان دونوں کا نام معاذ تھا۔ مُعاذ بن عفراء اور مُعاذ بن عَمرو بن جَموح یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔ (صحیح البخاری کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الاسلاب......، حدیث 3141)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن فرمایا کون دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا حال ہوا ہے؟ حضرت ابن مسعودؓ گئے اور جا کر دیکھا کہ اس کو عفراء کے دونوں بیٹوں حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ نے تلواروں سے اتنا مارا ہے کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو؟ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوجہل کی داڑھی پکڑی۔ ابوجہل کہنے لگا کیا اُس سے بڑھ کر بھی کوئی شخص ہے جس کو تم نے مارا ہے یا یہ کہا کہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی ہے جس کو اس کی قوم نے مارا ہو۔ احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ الفاظ کہے کہ تم ہی ابوجہل ہو؟ یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل حدیث 3962)

بخاری کی جو روایت ہے اس حدیث کی شرح میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ درج کرتے ہیں کہ

بعض روایات میں ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں معوذؓ اور معاذؓ نے ابوجہل کو موت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سرتن سے جدا کیا تھا۔ بخاری کتاب المغازی میں یہ ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس احتمال کا اظہار کیا ہے کہ معاذ بن عمروؓ اور معاذ بن عفراءؓ کے بعد معوذ بن عفراءؓ نے بھی اس پر وار کیا ہو گا۔ (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب فرض الخمس، جلد 5 صفحہ 491 حاشیہ، اردو ترجمہ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

غزوۂ بدر کے موقعے پر ابوجہل کے قتل میں کون کون شریک تھا۔ اس کے بارے میں ایک جگہ تفصیل یوں ملتی ہے۔

ابن ہشام نے علامہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ مُعاذ بن عَمرو بن جَموحؓ نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹی تھی جس کے نتیجے میں وہ گر گیا اور عکرمہ بن ابوجہل نے حضرت معاذؓ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس کے نتیجے میں وہ ہاتھ یا بازو الگ ہو گیا۔ پھر مُعوذ بن عَفراءؓ نے ابوجہل پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا اور اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سرتن سے جدا کر دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقتولین میں ابوجہل کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا۔ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ ابوجہل کو مقتولین میں تلاش کریں تو اس وقت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سرتن سے جدا کیا۔ صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق عفراء کے دو بیٹوں نے ابوجہل پر حملہ کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اسی طرح بخاری میں باب قتلِ ابی جہل میں بھی ایسا ہی ذکر ہے۔ امام قرطبی کے نزدیک یہ وہم ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں پر معاذ بن عَمرو بن جموحؓ مشتبہ ہو گئے یعنی معاذ بن عَفراءؓ کی بجائے وہ معاذ بن عَمرو

بن جموحؓ تھے جنہیں لوگ سمجھے کہ معاذ بن عفراءؓ ہیں۔ کہتے ہیں معاذ بن عمرو بن جموحؓ معاذ بن عفراءؓ کے ساتھ مشتبہ ہو گئے ہیں۔ علامہ ابن الجوزی کہتے ہیں کہ معاذ بن جموحؓ، عفراء کی اولاد میں سے نہیں اور معاذ بن عفراءؓ ابوجہل کو قتل کرنے والوں میں شامل تھا۔ شاید معاذ بن عفراء کا کوئی بھائی یا چچا اس وقت موجود ہو یا روایت میں عفراء کے ایک بیٹے کا ذکر ہو اور راوی نے غلطی سے دو بیٹوں کا کہہ دیا ہو۔ بہرحال ابوعمر کہتے ہیں کہ اس روایت کی نسبت حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے جس میں ہے کہ ابن عفراء نے ابوجہل کو قتل کیا تھا یعنی عفراء کا ایک بیٹا تھا۔ ابن تِین کہتے ہیں کہ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ دونوں معاذؓ یعنی معاذ بن عمرو بن جموحؓ اور معاذ بن عفراءؓ ماں کی طرف سے بھائی ہوں یا دونوں رضاعی بھائی ہوں۔ علامہ داؤدی نے عفراء کے دونوں بیٹوں سے مراد سہل اور سہیل لیے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں معوذ اور معاذ ہیں۔

(عمدۃ القاری جلد 15 صفحہ 100۔101 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

بہرحال یہ روایتیں آتی ہیں کہ تین نے قتل کیا۔ بعض میں دو نے اور ان میں حضرت معاذ بن حارثؓ کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوۂ بدر کے جو حالات لکھے ہیں اور جس میں ابوجہل کے قتل کا واقعہ لکھا ہے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ

’’میدانِ کارزار میں کشت وخون کا میدان گرم تھا۔ مسلمانوں کے سامنے ان سے سہ چند جماعت تھی۔‘‘ تین گنا جماعت تھی ’’جو ہر قسم کے سامانِ حرب سے آراستہ ہو کر اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ اسلام کا نام ونشان مٹا دیا جاوے اور مسلمان بیچارے تعداد میں تھوڑے، سامان میں تھوڑے، غربت اور بے وطنی کے صدمات کے مارے ہوئے ظاہری اسباب کے لحاظ سے اہلِ مکہ کے سامنے چند منٹوں کا شکار تھے مگر توحید اور رسالت کی محبت نے انہیں متوالا بنا رکھا تھا اور اس چیز نے جس سے زیادہ طاقتور دنیا میں کوئی چیز نہیں یعنی زندہ ایمان نے ان کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ وہ اس وقت میدانِ جنگ میں خدمتِ دین کا وہ نمونہ دکھا رہے تھے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہر اک شخص دوسرے سے بڑھ کر قدم مارتا تھا اور خدا کی راہ میں جان دینے کے لیے بے قرار نظر آتا تھا۔ حمزہؓ اور علیؓ اور زبیرؓ نے دشمن کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔ انصار کے جوشِ اخلاص کا یہ عالم تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ جب عام جنگ شروع ہوئی تو مَیں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی مگر کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے میرے پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا دل کچھ بیٹھ سا گیا کیونکہ ایسے جنگوں میں دائیں بائیں کے ساتھیوں پر لڑائی کا بہت انحصار ہوتا تھا اور وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے پہلو محفوظ ہوں۔ مگر عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ مَیں اس خیال میں ہی تھا کہ ان لڑکوں میں سے ایک نے مجھ سے آہستہ سے پوچھا کہ گویا وہ دوسرے سے اپنی یہ بات مخفی رکھنا چاہتا ہے۔‘‘ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے کو پتا نہ لگے جو دوسری طرف کھڑا ہے ’’کہ چچا وہ ابوجہل کہاں ہے جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ مَیں نے خدا سے عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں اسے قتل کروں گا یا قتل کرنے کی کوشش میں مارا جاؤں گا۔ مَیں نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا تھا۔‘‘ عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مَیں نے ابھی جواب نہیں دیا تھا۔ ’’کہ دوسری طرف سے دوسرے نے بھی اسی طرح آہستہ سے یہی سوال کیا۔ مَیں ان کی یہ جرأت دیکھ کر حیران سا رہ گیا کیونکہ ابوجہل گویا سردارِ لشکر تھا اور اس کے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی جمع تھے۔ مَیں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنا تھا کہ وہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے ایک آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور ابوجہل خاک پر تھا۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی اپنے باپ کے ساتھ تھا وہ اپنے باپ کو تو بچا نہ سکا مگر اس نے پیچھے سے معاذؓ پر ایسا وار کیا کہ اس کا بایاں بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ معاذؓ نے عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا چونکہ کٹا ہوا بازو لڑنے میں مزاحم ہوتا تھا۔ معاذ نے اسے زور سے کھینچ کر اپنے جسم سے الگ کر دیا اور پھر لڑنے لگ گئے۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 362)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

’’ابوجہل جس کی پیدائش پر ہفتوں اونٹ ذبح کر کے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کی پیدائش پر دفوں کی آواز سے مکہ کی فضا گونج اٹھی تھی۔‘‘ بڑے ڈھول ڈھمکے بجائے جا رہے تھے اور بڑے باجے بجائے جا رہے تھے، دف بجائے جا رہے تھے اور اس کی پیدائش پر بڑی خوشی منائی جا رہی تھی کہ مکہ کی فضا بھی گونج اٹھی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’بدر کی لڑائی میں جب مارا جاتا ہے تو پندرہ پندرہ سال کے دو انصاری چھوکرے تھے جنہوں نے اسے زخمی کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد لوگ واپس جا رہے تھے تو مَیں میدان میں زخمیوں کو دیکھنے کے لیے چلا گیا۔ آپؓ بھی مکہ کے ہی تھے اس لیے ابوجہل آپؓ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں میدان جنگ میں پھر ہی رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ابوجہل زخمی پڑا کراہ رہا ہے۔ جب مَیں اس کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اب بچتا نظر نہیں آتا۔ تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ تم بھی مکہ والے ہو۔ مَیں یہ خواہش کرتا ہوں کہ تم مجھے مار دو تا میری تکلیف دور ہو جائے لیکن تم جانتے ہو کہ مَیں عرب کا سردار ہوں اور عرب میں یہ رواج ہے کہ سرداروں کی گردنیں لمبی کر کے کاٹی جاتی ہیں اور یہ مقتول کی سرداری کی علامت ہوتی ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ تم میری گردن لمبی کر کے کاٹنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اس کی گردن ٹھوڑی سے کاٹ دی۔‘‘ ٹھوڑی کے قریب سے کاٹی ’’اور کہا تیری یہ آخری حسرت بھی پوری نہیں کی جائے گی۔ اب انجام کے لحاظ سے دیکھو تو ابوجہل کی موت کتنی ذلت کی موت تھی۔ جس کی گردن اپنی زندگی میں ہمیشہ اونچی رہا کرتی تھی وفات کے وقت اس کی گردن ٹھوڑی سے کاٹی گئی اور اس کی یہ آخری حسرت بھی پوری نہ ہوئی۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 101)

حضرت رُبَیِّعْ بنتِ مُعَوِّذؓ سے مروی ہے کہ میرے چچا حضرت مُعاذ بن عَفراءؓ نے مجھے کچھ تر و تازہ کھجوریں دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زیور عطا فرمایا جو بحرین کے حاکم نے آپؐ کو بطور ہدیہ بھیجا تھا۔ ایک اَور روایت میں ہے کہ حضرت رُبَیِّعْ بنتِ مُعَوِّذؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا حضرت مُعاذؓ نے میرے ہاتھ ایک ہدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپؐ نے اسے زیور عطا فرمایا جو بحرین کے حاکم کی طرف سے آپؐ کو ملا تھا۔ علامہ ابن اَثیر لکھتے ہیں کہ بحرین کے حاکم اور دیگر بادشاہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تب تحائف وغیرہ بھیجے تھے جب اسلام وسعت اختیار کر چکا تھا اور آپؐ نے بادشاہوں کے نام خطوط لکھے تھے اور انہیں تحائف ارسال فرمائے تھے۔ تو انہوں نے بھی آپ کی خدمت میں خطوط لکھے اور اپنے تحائف ارسال کیے۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 192 ’’حضرت مُعاذ بِنْ اَلحَارِث بن رِفَاعَۃ‘‘ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

حضرت معاذ بن حارثؓ نے چار شادیاں کی تھیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ حَبِیبہ بنتِ قَیس۔ ان سے ایک بیٹا عُبَیدُ اللہ پیدا ہوا۔ دوسری شادی ام حارث بنت سَبُرَہ سے تھی ان سے حارث، عوف، سلمٰی، ام عبداللہ اور رَمْلَہ پیدا ہوئے۔ ام عبداللہ بنت نُمَیر تیسری بیوی تھیں۔ ان سے ابراہیم اور عائشہ پیدا ہوئے۔ ام ثابت رَمْلَہ بنتِ حارث چوتھی تھیں ان سے سارہ پیدا ہوئیں۔ (الطبقات الکبریٰ الجزء الثالث صفحہ 373۔374 ’’حضرت مُعاذ بِنْ اَلحَارِث‘‘ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

علامہ ابن اَثیر نے اپنی تصنیف اُسد الغابہ میں حضرت معاذؓ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال درج کیے ہیں۔

ایک قول کے مطابق حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ واپس آنے کے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے۔ ان کی وفات حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کے درمیان جنگِ صِفّین کے دوران ہوئی۔ جنگِ صِفّین چھتیس اور سینتیس ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت مُعاذؓ نے حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ میں شرکت کی تھی۔ (اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 191 حضرت مُعاذ بِنْ اَلحَارِث بن رِفَاعَۃ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب الجزء الثالث صفحہ 1409۔1410 ’’حضرت مُعاذ بِنْ عَفْرَاء‘‘ دار الجیل بیروت)

بہرحال ان کی وفات کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں بعض باتیں جو ہیں ان سے یہی پتا لگتا ہے اور اگر یہ وہی ہیں تو ان کی اولاد اور بیویوں کو اگر دیکھا جائے تو انہوں نے لمبی زندگی پائی تھی۔

ان صحابی کے ذکر کے بعد مَیں اب مکرم رانا نعیم الدین صاحب ابن مکرم فیروز دین منشی صاحب کا ذکر کروں گا جن کی 9/اپریل کو وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑے عرصے سے بیمار تھے۔ مختلف عوارض سے کئی دفعہ ہسپتال جاتے تھے۔ ڈاکٹر کہتے تھے اب آخری وقت ہے پھر اللہ تعالیٰ فضل فرما دیتا تھا، تو ٹھیک ہو کے آ جاتے تھے اور جب بھی ٹھیک ہوتے تھے، چلنے کے قابل ہوتے تھے تو یہاں مسجد میں بھی آ جایا کرتے تھے۔ بہرحال ان کی یہ آخری بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور ان کی وفات ہوئی۔

رانا صاحب کی پیدائش جو کاغذات کے مطابق ہے 1934ء کی ہے اور بعض روایات کے مطابق 1930ء یا 32ء کی بنتی ہے۔ بہرحال کاغذات کے مطابق 34ء کی ہے۔ اس لحاظ سے چھیاسی سال عمر تھی۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد محترم فیروز دین صاحب کے ذریعے سے ہوا تھا جنہوں نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بذریعہ خط بیعت کی تھی اور پھر تقسیمِ ملک کے بعد جب ہندوستان اور پاکستان کی پارٹیشن ہوئی ہے یہ خاندان پاکستان شفٹ ہو گیا اور پہلے لاہور میں ہی رہے۔ پھر 1948ء میں رانا صاحب ربوہ آ گئے۔ پھر انہوں نے اپنے آپ کو فرقان بٹالین کے لیے پیش کیا اور فرقان بٹالین کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو متانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رانا صاحب کو میر پور خاص کے قریب زمینوں پر بھجوا دیا جہاں یہ چند سال رہے۔ نظام ِوصیت میں بہت پرانے شامل ہیں۔ 1951ء سے انکی وصیت ہے۔ ان کی اہلیہ کا نام سارہ پروین تھا جو حضرت چوہدری دولت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ پھر ان کے بارے میں دفتر کا جو ریکارڈ ہے عملہ حفاظتِ خاص کا جو آفس آرڈر کا رجسٹر ہے اس کے مطابق رانا نعیم الدین صاحب کا 3راگست 1954ء کو ریزروآن ڈیوٹی کے طور پر تقرر ہوا اور اس کے بعد پھر نومبر 1955ء سے 11رمئی 1959ء تک عملہ حفاظتِ خاص میں بطور گارڈ رہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کے کام کے سلسلے میں نخلہ، جابہ جایا کرتے تھے اور کئی کئی مہینے وہاں قیام فرمایا کرتے تھے تو مرحوم کی بھی اس وقت وہاں حفاظت اور جنریٹر کی دیکھ بھال کی ڈیوٹی تھی۔ وہاں بجلی تو تھی نہیں ڈیزل کا جنریٹر چلتا تھا۔ عمومی طور پر یہ ایک چھوٹی سی جگہ آباد کی گئی تھی اور اس کی آبادی کی حفاظت کی ذمہ داری بھی تھی۔

دفتر وصیت کے ریکارڈ کے مطابق 1978ء میں عملہ حفاظت سے فارغ ہوئے اور پھر ہڑپہ ضلع ساہیوال چلے گئے اور بعد ازاں ساہیوال مسجد میں بطور خادم مسجد خدمت کرتے رہے۔ اس دوران اکتوبر 1984ء میں احمدیہ بیت الذکر ساہیوال پر جب مخالفین نے حملہ کیا تو یہ اس میں حفاظتی ڈیوٹی پر مامور تھے اور انہوں نے اس کا جواب دیا تو رانا نعیم الدین صاحب کے ساتھ کل گیارہ افراد کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور اس طرح رانا صاحب کو 26راکتوبر 1984ء سے مارچ 1994ء تک اسیرِ راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

پولیس نے یہ حملہ آوروں کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے ہمارے گیارہ احبابِ جماعت کے خلاف مقدمہ درج کیا اور ان کو سزا ہوئی۔ یہ جو کیس تھا وہ ملٹری کورٹ کو ریفر (refer) کر دیا گیا۔ یہ ضیاء الحق کے زمانے کی خاص عدالت تھی جہاں 16رفروری 85ء سے باقاعدہ سماعت شروع ہوئی اور جون، یکم جون 1985ء تک یہ سماعت جاری رہی اور اس میں پہلے تو کل گیارہ افراد تھے لیکن بعد میں پھر سات احباب جن میں رانا نعیم الدین صاحب بھی شامل تھے ان کا فیصلہ pending کر دیا گیا۔ دو باہر ملک چلے گئے تھے اور دو کو بری کر دیا گیا تھا تو یہ سات افراد جو تھے ان کا معاملہ پینڈنگ تھا۔ بعد میں اسی کورٹ نے جو سپیشل ملٹری کورٹ تھا اس نے الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور رانا نعیم الدین صاحب کو موت کی سزا سنا دی اور باقی جو پانچ ملزمان تھے ان کو پچیس پچیس سال قید کی سزا سنا دی گئی۔ بہرحال اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر لاہور ہائی کورٹ نے مارچ 1994ء میں رہائی کا حکم دیا اور کاغذات کی تکمیل پر 19 مارچ 1994ء کو ان کی رہائی عمل میں آئی اور اس طرح یہ جو ہمارے اسیر تھے ان کو ساڑھے نو سال راہِ مولیٰ میں اسیری برداشت کرنے کا شرف حاصل ہوا، اسیر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ مخالفین کی طرف سے ان اسیران کی رہائی کے بارے میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی اور اس کی ہیئرنگ (hearing) کا مئی 2013ء میں آغاز ہوا تاہم یہ دونوں بیرون ملک تھے تو کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور ابھی تک یہ کیس پینڈنگ ہے۔

دوران اسیری پولیس کی طرف سے خاص طور پر تشدد کیا جاتا رہا اور ان سے بیان لینے کی کوشش کی جاتی تھی کہ چونکہ تم اپنے خلیفہ کے باڈی گارڈ رہے ہو اس لیے انہوں نے تمہیں یہ کام کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ اس طرح مسلمانوں کو مارو۔ رانا نعیم الدین صاحب اس مقدمے سے رہائی کے بعد 1994ء میں لندن شفٹ ہو گئے اور یہاں بھی اپنی عمر کے لحاظ سے بہت بڑھ کے عملہ حفاظت میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ اور 2010ء میں ان کی بڑی بیٹی کی وفات ہوئی اور پھر چند دن بعد ان کی اہلیہ کی بھی وفات ہو گئی۔ تو پھر انہوں نے مجھ سے پاکستان جانے کا پوچھا تھا۔ حالات ایسے تھے کہ بظاہر مشکل لگتا تھا لیکن بہرحال مَیں نے کہا کہ جا کے جلدی واپس آ جائیں اور یہ چند دن کے لیے گئے اور پھر واپس آ گئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے بیٹے رانا وسیم احمد واقفِ زندگی ہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری یو۔کے کے دفتر میں کام کر رہے ہیں اور چاروں بیٹیاں بھی لندن میں ہی مقیم ہیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ ہمارے والد نے ہمیں ہمیشہ یہی سبق دیا کہ خلافت سے چمٹے رہنا اور سب کچھ خلافت سے وابستہ ہے۔ خود بھی خلافت کے شیدائی تھے اور کہتے تھے مَیں ڈیوٹی پر جاتا ہوں تو خلیفۂ وقت کو دیکھتا ہوں تو جوان ہو جاتا ہوں۔ میری صحت کا راز بھی یہی ہے کہ مَیں اس عمر میں بھی ڈیوٹی پر آتا ہوں ورنہ مَیں تو چارپائی سے لگ جاؤں۔ وقت کے بہت پابند تھے۔ ہمیشہ ڈیوٹی کے لیے دو تین گھنٹے پہلے تیار رہتے تھے۔ اگر مَیں کہتا کہ ابو جان ابھی تو ٹائم بہت ہے تو کہتے کیا ہوا گھر بیٹھ کر کیا کرنا ہے۔

ایک ڈاکٹر ہشام ہیں انہوں نے بھی یہ لکھا کہ مَیں نے ان کے کاغذات دیکھے، ان کی فائل دیکھی، پڑھی تو مَیں حیران رہ گیا کہ اس بیماری کے ساتھ اس عمر میں تو بندہ گھر میں بیٹھ جاتا ہے یا کیئر ہوم (care home) میں چلا جاتا ہے لیکن یہ چلتے پھرتے بھی ہیں اور یہی کہا کرتے تھے میری صحت اور چلنے پھرنے کا راز یہی ہے کہ مَیں آ جاؤں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ رہوں اور ان کی صحبت میں رہوں۔ ان کے بیٹے رانا صاحب بھی لکھتے ہیں کہ اکثر ان کی مالش کیا کرتا تھا۔ ایک دن مَیں ان کی ٹانگوں کی مالش کر رہا تھا۔ ان کے گھٹنے کے پاس آیا تو ان کی ہلکی سی آواز نکلی۔ مَیں نے پوچھا کیا ہوا تو کہنے لگے کچھ نہیں۔ بہرحال وہ کہتے ہیں مَیں نے ذرا اصرار کیا تو کہنے لگے کہ یہ جیل کی چوٹوں کی درد ہے۔ ہمیشہ صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اور جیل میں جب مارا جاتا ہے تو پاکستانی جیلوں میں بڑے ظالمانہ طریقے سے مارا جاتا ہے۔ بہرحال یہ سب کچھ انہوں نے برداشت کیا اور باہر آ کے بھی ان کا صبر کا معیار بہت بلند تھا۔ کبھی طبیعت خراب ہوتی تو کسی کو نہیں بتاتے تھے بلکہ اکثر یہی کہتے تھے کہ الحمد للہ مَیں ٹھیک ہوں۔

ان کا خلافت کی اطاعت کا معیار کیا تھا؟ کہتے ہیں ایک دفعہ مَیں والد صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اکثر مَیں ان سے واقعات سنانے کے لیے کہتا۔ ایک دن کہنے لگے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابہ نخلہ گئے تھے، جہاں وہ تفسیر لکھ رہے تھے تو مَیں ان کے ساتھ تھا جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ وہ وہاں رہے ہیں تو کسی بات پر وہ مجھ سے خفا ہو گئے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ رانا نعیم الدین صاحب سے خفا ہو گئے اور مجھے فرمایا کہ تم مسجد میں چلے جاؤ اور جا کے استغفار کرو۔ کہتے ہیں کہ مَیں مسجد میں چلا گیا۔ جابہ میں چھوٹی سی کچی مسجد ہوتی تھی۔ کچا صحن ہوتا تھا۔ مسجد کے صحن میں بیٹھ کر استغفار کرنے لگ گیا۔ اتنے میں تیز آندھی آئی اور بارش شروع ہو گئی مگر مَیں اپنی جگہ پر بیٹھا استغفار کرتا رہا۔ جب کافی دیر ہو گئی اور مسجد کا ایک سائبان جو لگایا ہوا تھا وہ بھی اڑ گیا تو حضورؓ نے، خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا کہ نعیم کدھر گیا ہے۔ کچھ لوگ مجھے ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں آئے اور کہا کہ تمہیں حضورؓ بلا رہے ہیں۔ جب مَیں حضور خلیفہ ثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا کہ مجھے پتا تھا کہ تم ادھر ہی بیٹھے ہو گے۔ جاؤ مَیں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر ان کے یہ بیٹے ہی ان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب خلیفہ ثانیؓ نے تفسیر لکھنی شروع کی تھی اس وقت والد صاحب کو ان کے پاس رہ کر خدمت کا موقع ملا اور اپنی اس خدمت کا بڑا اظہار کیا کرتے تھے، خوشی کا اظہار کرتے تھے اور یہ ان کی عادت تھی کہ اپنی خوشی تو ہر ایک سے شیئر کرتے تھے مگر غم کبھی کسی کو نہیں بتاتے تھے۔

پھر ان کی خوبیوں میں لکھتے ہیں نہایت شفیق باپ تھے اور سچے دوست تھے۔ رانا وسیم نے جب وقف کیا ہے تو کہتے ہیں میرا وقف قبول ہوا تو مجھے ایک دن کہنے لگے کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہمیشہ توبہ استغفار کرتے ہوئے اپنے وقف کو نبھانا۔ کبھی کوئی دکھ بھی دے تو چپ کر جانا نہ کہ بحث کرنا اور تمام بات اللہ پر چھوڑ دینا اور صبر کرنا اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس طرح مجھے نصیحت کرتے تھے جیسے کہ دوست ہوں۔ اور پھر کہتے ہیں میری اہلیہ جو رانا صاحب کی بہو تھیں ان سے بھی دوستوں کی طرح پیش آتے بلکہ بیٹیوں سے بھی بڑھ کے پیش آتے۔ کہتے ہیں ایک واقعہ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ربوہ میں والد صاحب کو حضرت اماں جان کی دربانی کا بھی موقع ملا۔ پھر جب انہوں نے خود وصیت کی تو اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بھی وصیت کی تلقین کرتے تھے۔ چندے کی بے انتہا پابندی کرتے تھے۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو چندہ ادا کرتے اور اس کے بعد باقی خرچ کرتے تھے۔ ہمیشہ خاموشی سے بہت سے لوگوں کی مالی مدد کرتے تھے۔ کبھی کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کی بیٹیاں بیان کرتی ہیں کہ خلافت سے تو ابا جان کا تعلق ایسا تھا کہ رشک آتا تھا۔ خلافت سے محبت تو ان کی رَگ رَگ میں تھی۔ ہمیشہ جب بھی خلیفہ وقت کا ذکر ہوتا تو آنکھیں نم ہو جاتیں۔

ان کی بیٹی نے افسر کے احترام کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہم سب بہنیں ابو جان کے ساتھ ملاقات کے لیے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں بیٹھی تھیں اور انتظار کر رہی تھیں کہ ملاقات کے لیے اندر جائیں تو اچانک ہم نے دیکھا کہ ابا جان الرٹ ہو کے کھڑے ہو گئے ہیں جیسے ڈیوٹی پہ کھڑے ہوتے تھے۔ ہم حیران ہوئے کہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ جب ہلکا سا سر اٹھا کر دیکھا تو دیکھا کہ نائب افسر حفاظت جو تھے وہ دفتر میں تھے۔ کسی کام سے آئے تھے یا ڈیوٹی کرنے کے لیے آئے تھے اور کہتی ہیں ان کے احترام میں میرے والد کھڑے ہو گئے اور جب تک وہ وہاں رہے وہ وہاں کھڑے رہے اور جب وہ باہر چلے گئے تب ابا جان بیٹھ گئے۔ کہتی ہیں کہ یہ چند ایک منٹ کی بات تھی لیکن ہمیں بہت کچھ سکھا گئی۔ ہمیں ساری عمر یہی نصیحت کی کہ زندگی میں فائدہ لینا ہے تو خلافت سے ایسے چمٹ جاؤ جیسے لوہا مقناطیس کے ساتھ چمٹتا ہے۔ اور پھر اب وفات سے چند دن پہلے ہی اپنے بچوں کو عیدی بھی دے کے گئے۔ یہ کہتی ہیں کہ ابا جان نے ہم چاروں بہنوں، بھائی اور بھابھی کو کچھ دن پہلے جب عیدی دی تو ہم نے کہا کہ ابا جان ابھی تو رمضان بھی شروع نہیں ہوا۔ کہنے لگے کہ وقت کا پتا نہیں ہوتا اپنے فرض پورے کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

ان کی بہو بیان کرتی ہیں کہ میرا بہت خیال کرتے تھے۔ ہمیشہ باپ بن کے مجھے نصیحت کرتے تھے۔ جب ان کی بہو کے والد کی وفات ہو گئی تو فوراً اپنے بیٹے کو کہا کہ تم دونوں میاں بیوی پاکستان جاؤ اور وہاں ان کے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

جنازے میں شامل ہو۔ پھر یہ بہو لکھتی ہیں کہ جب بھی رات کے کسی پہر میں میری آنکھ کھلتی تو مَیں نے ہمیشہ ان کو نماز پڑھتے ہی دیکھا۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ ہر ایک لکھنے والے نے تقریباً یہی لکھا ہے کہ خلافت سے وفا کا بہت تعلق تھا اور کہا کرتے تھے کہ خلافت کی دعاؤں کی بدولت ہی جیل میں رہا ہوں اور خلافت کی دعاؤں سے ہی یہاں ہوں۔ اور کہتے تھے کہ جس ملک کے صدر نے موت کے کاغذ پر دستخط کیے تھے خلافت کی دعاؤں کی وجہ سے اس کا تو پتا نہیں چلا کہ کہاں گیا اور رانا صاحب زندہ نشان بن کر دنیا کے سامنے آ گئے۔

ان کی ایک بیٹی عابدہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ ہمارے بچوں کو ایک نصیحت ہمیشہ کرتے تھے کہ خدا سے اور خلافت سے ہمیشہ پختہ تعلق رکھو اور کہتے تھے اسی میں تمہاری بقا ہے۔ ہمیشہ قرآن مجید پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے۔ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ کہتی ہیں مَیں نے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی تہجد چھوڑی ہو۔ ہمارے لیے وہ دعاؤں کا خزانہ تھے۔ بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔ غریب رشتہ داروں کا خیال رکھتے تھے۔ رانا صاحب اپنے والد اور والدہ کا اور پھر اپنی اہلیہ کا مرحومہ کا بھی وفات کے بعد چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ کہتی ہیں ایک شعر مَیں نے ان کو ہمیشہ اونچی آواز میں پڑھتے دیکھا اور سنا ہے کہ

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو　　راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

انکی بیٹی کہتی ہیں کہ امی جان کی وفات کے بعد ہم سب بہنوں کا بہت زیادہ خیال رکھا اور اپنی بہو کے ساتھ بھی بیٹیوں سے بڑھ کے سلوک کیا۔ جو بھی چیز لاتے یا جب عیدی وغیرہ دینی ہوتی تو پہلے بہو کو دیتے اور پھر ہم سب کو دیتے اور ہمیشہ کہتے کہ کسی کی بیٹی کو گھر لائے ہیں اس کا زیادہ خیال رکھنا ہے۔ مَیں نے خدا کو جواب دینا ہے۔

ایک بیٹی لکھتی ہیں کہ واقعی انہوں نے آزمائش کے وہ دن جو جیل میں گزارے اس کی رضا پر اور دین کی محبت اور خلافت کی محبت میں گزارے۔ کبھی ان کے منہ سے شکوہ تو دور اُف تک نہیں سنا۔ کہتی ہیں کبھی نماز اور تہجد میں تاخیر نہیں کی نہ کبھی بیماری میں ناغہ کیا۔ جیل میں تشدد کی وجہ سے گردے کی تکلیف ہو گئی جو آخری زندگی میں آ کر زور پکڑ گئی تھی۔ سانس کی تکلیف یا کوئی اَور تکلیف بھی ساتھ تھی کہتی ہیں اس میں بھی کبھی ہم نے ان سے ایسے الفاظ نہیں دیکھے کہ جو بے چینی والے ہوں۔ ہمیشہ شکر الحمدللہ کے علاوہ ان کے منہ سے کوئی جملہ نہیں سنا۔

پھر ایک کہتی ہیں کہ ہمارے لیے یہاں تک سوچا تھا کہ کہتے تھے میری بڑی عمر ہو گئی ہے ستاسی اٹھاسی سال عمر ہو گئی وقت کا پتہ نہیں ہے۔ جب مَیں نہ رہوں یا فوت ہو جاؤں تو مجھے پاکستان لے کر جانا اور بیٹیوں کو پھر یہ بھی ساتھ کہا کہ مَیں نے آپ سب کے لیے ٹکٹ کے پیسے رکھے ہوئے ہیں تا کہ جب میرا جنازہ لے کر جاؤ تو اپنے خاوندوں کی طرف نہ دیکھو۔ اپنے باپ کے خرچ پر اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ ابھی تو حالات کی وجہ سے جنازہ جا نہیں سکتا۔ امانتاً تدفین کی گئی ہے اگر کوئی راستہ نکلا تو ان کی خواہش کے مطابق ان شاء اللہ جنازہ بھجوانے کی کوشش کی جائے گی۔

ان کے بھانجے رانا شبیر ہیں جو ربوہ میں طاہر ہارٹ میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کو اسیری کے دوران رانا صاحب سے کئی دفعہ ملاقات کا موقع ملا اور جب بھی ان کو جیل میں سامان پہنچانے گئے تو ہمیں پریشانی ہوتی تھی اور وہ اکثر ہمیں صبر اور دعا کی تلقین کرتے تھے اور بڑے اعلیٰ پائے کے بزرگ تھے اور بڑے صبر کرنے والے انسان تھے۔ اسی طرح ان کی بھتیجی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ 1980ء تک قصرِ خلافت میں رہتے تھے اور جلسے پر جب ہم جاتے تھے اور بعض دفعہ ایک دو غیر احمدی فیملیاں بھی ساتھ ہوتی تھیں۔ جلسے پر عزیز دوست چلے جاتے تھے تو ہمارے پھوپھا جان ہمیشہ (یہ ان کی بیوی کی بھتیجی روبینہ صاحبہ ہیں) اپنی اہلیہ کو کہا کرتے تھے کہ مہمانوں کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے اور کھانے میں اور سونے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اگر جگہ کم ہوتی تو خود بچوں کو لے کر سٹور یا کچن میں سو جاتے اور مہمانوں کو کمرہ یا برآمدہ میں اچھی جگہ پر سلاتے۔ اور کہتے یہ مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں ان کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے ایک بھانجے کہتے ہیں کہ مَیں انہیں جیل میں ملنے گیا اور جب ان سے خیریت دریافت کی اور واقعہ کے بارے میں جاننا چاہا تو بڑے جوشیلے انداز میں فرمایا بیٹا ہر حال میں کلمے کی حفاظت کرنی ہے۔ اگر آپ کی جان بھی چلی جائے تو کوئی پروا نہیں۔ یہ بھانجے کہتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ الفاظ کسی انسان کے نہیں بلکہ کسی فرشتے کی آواز ہے۔ بڑے دلیر، بہادر اور کلمے کی حفاظت کرنے والے، خلافت سے عشق کرنے والے نڈر احمدی مسلمان تھے۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ جب مَیں بلجیم سے لندن شفٹ ہوا تو کہتے ہیں کہ جب یہاں آئے ہو تو پھر خلافت کے ساتھ چمٹ جانا۔ اگر یہاں خلافت کی وجہ سے آئے ہو اور خلیفۂ وقت کی ہر بات پہ لبیک نہیں کہنا تو کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرو اور کسی بھی مسئلہ پر گھبرانے کی بجائے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو۔ جھوٹے اور منافق سے سخت بیزار تھے۔ اپنی ڈیوٹی کے بارے میں بہت فکر میں رہتے۔ کبھی طبیعت زیادہ خراب ہوتی اور گھر والے کہتے کہ آج آرام کر لیں تو کہتے نہیں مَیں ٹھیک ہوں۔ یہ تو میرے بونس (bonus) کے دن ہیں۔ بڑھاپے میں مجھے خدمت کا موقع مل رہا ہے تو مجھے ملنے دو۔

الیاس منیر صاحب جو جیل میں رانا صاحب کے ساتھی تھے وہ لکھتے ہیں کہ رانا صاحب کے ساتھ میری زندگی کا ایک حصہ گزرا ہے اور اس آخری وقتِ رخصت ان کو دیکھ بھی نہیں سکتا تو دل سخت مضطرب ہے۔ رانا صاحب مرحوم کے ساتھ دس سال کا عرصہ اسیری میں گزرا۔ ایک دن بھی مَیں نے انہیں حوصلہ ہارتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ جب فوجی ڈکٹیٹر کی طرف سے آپ کو سزائے موت کا ظالمانہ اور بہیمانہ حکم سنایا گیا تو بھی اسے خندہ پیشانی سے سنا اور قبول کیا۔ کثیر العیال تھے اور سبھی بچے چھوٹی عمروں کے تھے۔ ذریعہ معاش بھی کوئی خاص نہ تھا مگر توکّل تھا۔ خدمت دین کا جذبہ تھا اور جماعت کی عزت کا فکر تھا اور بس۔ جب کبھی پریشان ہوتے تو یہی کہتے کہ ان کے ارادے بہت خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سے محفوظ رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے کام سنوارے۔ بچیوں کی شادیاں بھی دورِ اسیری میں ہی ہو گئیں۔

الیاس منیر صاحب واقعہ کا کچھ مختصر سا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب بلوائیوں نے مسجد پر حملہ کر دیا اور کلمہ طیبہ اور آیات واحادیث کی بے حرمتی شروع کر دی۔ کہتے ہیں اس موقعے کا وہ منظر مجھے نہیں بھولتا جب آپ کو پہلی مرتبہ نہایت کڑک دار آواز میں للکارتے ہوئے سنا تھا۔ رانا صاحب نے کہا کہ تم کلمہ مٹانے والے کون ہوتے ہو؟ کون ہو تم کلمہ مٹانے والے! اور کہتے ہیں کہ اس سے پہلے مَیں نے کبھی ان کو اردو بولتے ہوئے نہیں سنا تھا لیکن اس وقت اردو میں بولے اور بڑی کڑک دار آواز میں بولے اور اکیلے ہی تیس چالیس آدمیوں کو، حملہ آوروں کو پہلے مسجد کے کونوں میں چھپنے اور پھر دوڑنے پر مجبور کر دیا۔ پھر لکھتے ہیں کہ آپ نے نہ صرف یہ کارروائی نہایت شجاعت سے کی بلکہ جب پولیس افسر نے پوچھا کہ یہ فائرنگ کس نے کی تھی تو ایک لمحہ بھی توقف نہ کیا اور فوراً آگے بڑھ کر کہا کہ مَیں نے کی ہے۔ اس کے بعد آپ پر مختلف انداز سے تشدد کیا گیا اور مجبور کرنے کی کوشش کی گئی کہ جماعتی عہدیداران کا نام لیں کہ ان کے کہنے پر انہوں نے یہ کارروائی کی ہے مگر آفرین ہے اس شیر دل پر جس نے نظامِ جماعت پر ذرہ برابر بھی آنچ نہیں آنے دی۔ اور حقیقت بھی یہی تھی۔ عہدیداران کو یہ علم تک نہ تھا کہ ان کے پاس اپنی ذاتی بندوق بھی ہے۔ پھر عدالت اور وہ بھی خصوصی فوجی عدالت، اس کے سامنے بھی کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آئے۔ زبانی اور تحریری طور پر صاف ضمیر کے ساتھ، جرأت اور بہادری کے ساتھ یہ اعتراف کیا کہ فائرنگ انہوں نے ہی کی تھی اور آپ کی یہی بہادری اور شجاعت اور صاف گوئی اور سلسلے کے وقار و عزت کا جذبہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بالآخر آپ کو سرخرو کیا اور آخر دم تک پھر ان کو خلافت کے ساتھ خدمت کی توفیق بھی ملی۔

پھر الیاس منیر صاحب ہی لکھتے ہیں کہ دورانِ اسیری جب ان کے والد صاحب کو خلیفہ رابعؒ کے خط آتے، اور ان کے والد دورانِ اسیری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات کا متن ہمارے لیے لاتے، اس وقت ایم۔ٹی۔اے کا رواج، باقاعدہ انتظام تو شروع نہیں ہوا تھا، خطبات تحریری آتے تھے، تو کہتے ہیں رانا صاحب مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیتے تھے کہ خطبہ سناؤ اور جتنا عرصہ ہم سزائے موت کی کوٹھڑیوں میں رہے علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے ناں۔ اس دوران جب کچھ دیر کے لیے دونوں کو اکٹھے کرنے کے لیے کھولا جاتا تو وہ اکٹھے ہونے کا جو وقت تھا وہ صرف خطبہ سننے کے لیے وقف کر دیتے اور بڑے اہتمام سے خطبہ سنتے۔

پھر کہتے ہیں کہ جو نماز باجماعت ہو سکتی تھی اس کے لیے باقاعدہ اہتمام کرتے بلکہ بعض اوقات جیل میں موجود بعض دیگر احمدیوں کو بھی بلا لیتے۔ رمضان کا جہاں تک تعلق ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں مئی جون اور جولائی کے سخت روزے جیل میں آئے اور محترم رانا صاحب اپنی بڑی عمر اور جیل کی صعوبتوں کے باوجود تمام روزے رکھتے رہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑا غیر معمولی ہمت اور حوصلہ دکھایا اور پوری بشاشت کے ساتھ ہر صورتِ حال کا مقابلہ کیا اور جب ان کو سزائے موت کا حکم بھی سنایا گیا تو اس وقت بھی بڑی ہمت سے انہوں نے وقت گزارا اور ان کی جرأت کی یہ جو کیفیت تھی غیروں نے بھی محسوس کی۔ کہتے ہیں سزائے موت کا حکم ملنے کے بعد جس پہ صدر نے بھی دستخط کر دیے تھے، رانا نعیم الدین صاحب کے پاس جیل کا ایک وارڈن آیا اور کہنے لگا کہ بزرگو! دیکھو یہ مرزائی عجیب ہیں۔ ان کو سزائے موت کی تاریخ مل گئی ہے اور اپنے انجام کی آخری منزل پر پہنچ گئے ہیں مگر ان کے چہروں پر کوئی اثر نہیں ہوا اور کوئی فرق نہیں آیا۔ ذرا بھی کملائے نہیں اور بہر حال لمبی باتیں کرتا رہا۔ رانا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں سمجھ گیا کہ اسے میرا پتہ نہیں کہ مَیں کون ہوں۔ چنانچہ جب اس نے اپنی بات مکمل کر لی تو رانا صاحب نے اس سے پوچھا کہ میرے چہرے پر تم نے کوئی اثر دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر رانا صاحب کے اس انکشاف نے اسے ہلا کر رکھ دیا کہ مَیں بھی احمدی ہوں اور انہی میں سے ہوں۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک خط بھی پڑھتا ہوں جو رانا نعیم الدین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ستمبر 86ء میں لکھا تھا۔ اس کا کچھ حصہ یہ ہے کہ ’’ آپ کے خلوص بھرے خطوط ملے۔ اعلیٰ ایمان کی جس مضبوط چٹان پر آپ کھڑے ہیں وہ قابلِ فخر ہے۔ اللہ والوں کو اعلیٰ مقام کے حاصل کرنے سے پہلے اس قسم کی

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

دشوار گزار راہوں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ آپ لوگوں کی سعادت پر رشک آتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے جانا جاتا ہے۔ آپ لوگ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت کی سرسبز شاخیں اور شیریں پھل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ جماعت دعائیں کر رہی ہے میری دعائیں بھی آپ کے لیے ہیں۔ امید ہے آپ نے میری تازہ نظم بھی سن لی ہوگی۔ اس میں آپ اور آپ جیسے مخلصین کے لیے ہی چاہتوں کا پیغام اور سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے مدد کرے اور دشمن کے پنجے سے نجات بخشے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔" یہ خط خلیفہ رابعؒ نے رانا صاحب کو لکھا تھا۔

مبارک صدیقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں نے ان سے ان کی اسیری کے دنوں کی بات کی اور جیل میں مشکلات کا ذکر کیا تو مسکرا کر کہنے لگے کہ ہم احمدیوں کی زندگی اللہ تعالیٰ کے لیے، رسول کے لیے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کے لیے وقف ہے۔ اس لیے مجھے کبھی کوئی مشکل مشکل نہیں لگتی۔ مَیں ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنے والا ہوں۔ یقیناً وہ ہر حال میں آخر دم تک اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ مَیں نے بھی جب بھی ان کا حال پوچھا تو الحمد للہ ہی کہتے رہے۔ ہسپتال سے آتے تھے تو اگلے دن پہنچ جاتے تھے اور کہتے تھے بالکل ٹھیک ہوں۔ بلکہ ساتھ ہی مجھے بھی دعائیں دیا کرتے تھے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ایک ڈاکٹر نے کہا کہ اس قسم کے عوارض کے جو لوگ ہیں جن کی ٹانگیں بھی سوجی ہوئی ہوں وہ تو گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تو یہ ڈیوٹی پہ آ کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس بات پر ان کو، ڈاکٹر کو حیرانی تھی۔ ڈاکٹر تو حیران ہوتے ہوں گے لیکن ان کو کیا پتا کہ ان میں ایک جذبہ تھا۔ خلافت سے پیار تھا۔ اُس کے قریب رہنے کی تڑپ تھی جو ان کو مسجد میں کھینچ لاتی تھی، ڈیوٹی پر لے آتی تھی۔ مَیں نے ان کے چہرے پر ہمیشہ بڑی طمانیت دیکھی اور خلافت کے لیے محبت دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اگلے جہان میں بھی پیار اور محبت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔

مَیں انہیں بچپن سے جانتا ہوں جیسا کہ ذکر ہوا، جب اس وقت وہ جابہ، نخلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ جایا کرتے تھے تو ہم بھی کچھ دنوں کے لیے گرمیوں میں وہاں جایا کرتے تھے۔ تو اس وقت بھی ہم سے ان کا بڑی شفقت کا سلوک ہوتا تھا اور خلافت کے بعد تو میرے ساتھ اس کا رنگ ہی اَور تھا۔ جیسا کہ خلافت سے وفا کے واقعات اور احساسات، جذبات ہم نے سن لیے ہیں وہ ہر وقت نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حالات کی وجہ سے ان کا جنازہ تو مَیں نہیں پڑھ سکا کچھ حکومتی پابندیاں بھی تھیں اور restrictions تھیں، اس کا افسوس بھی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی وقت ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا دوں گا۔

آخر پر مَیں دوبارہ آج کل کی مرض کے حوالے سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے بعض احمدی مریض ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صحیح رنگ میں ہمیں عبادت کا اور حقوق العباد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد یہ بلا ہم سے دور فرمائے۔ دنیا کو بھی سمجھ اور عقل دے۔ وہ بھی ایک خدا کو پہچاننے والے بنیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں۔ توحید کو جاننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ ......☆......☆......☆......

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

موجودہ صورتحال میں جبکہ حکومت کی طرف سے مسجدوں میں نماز باجماعت پر پابندی ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے گھروں میں نماز جمعہ پڑھی جا رہی ہے، احباب کی سہولت کیلئے خطبہ ثانیہ اعراب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ خیال رہے کہ یہ خطبہ ثانیہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ ثانیہ سے سُن کر لکھا گیا ہے۔

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

چلی گئیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد موصوفہ نے خواب کی بناء پر بیعت کر لی اور شوہر کے پاس واپس آ گئیں اور پھر مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ رشتہ داروں نے، ملاؤں نے بڑا زور لگایا۔ رشتہ داروں نے ان کو مارا پیٹا بھی حتیٰ کہ ان کو اتنا شدید مارا کہ اس مار پڑنے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آیا کہ ان کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ اس گاؤں میں ان کی ہی ایک فیملی احمدی تھی۔ ان کے شوہر کی وفات پر مولویوں نے بڑا شور مچایا کہ یہاں تمہیں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ ان خاتون نے مبلغ کو فون کیا کہ احمدیوں کو لے کر آؤ تاکہ تدفین کی جا سکے۔ مخالفین نے قبرستان میں دفنانے سے روک دیا۔ بڑی باہمت خاتون تھیں انہوں نے کہا کوئی بات نہیں اگر قبرستان میں نہیں دفنانے دیتے تو میں ان کو اپنے گھر کے صحن میں ہی دفن کر لوں گی۔ چنانچہ ہمارے احمدیوں نے جنازہ پڑھا اور ان کے گھر کے صحن میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔ اب ان کے ایک بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلم بھی ہیں۔

پھر اسی طرح ہندوستان کی ایک اور مخلص خاتون کا ذکر ہے، نارائن پور ضلع کھمم آندھرا پردیش میں شدید مخالفت کی وجہ سے لوگ احمدیت سے دور ہو گئے تھے۔ احمدیت قبول کی اور پھر ڈر کر خاموشی اختیار کر لی لیکن دو گھر مخالفت میں بھی ثابت قدم رہے۔ ان میں ایک بی جان صاحبہ تھیں جن کی عمر 65 سال تھی اور ان کی معمولی کھیتی باڑی تھی۔ انہوں نے مخالفت کے بعد جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا ارادہ کیا۔ قادیان سے جب واپس گئیں تو مخالفین جنہوں نے سارے گاؤں کو ڈرایا ہوا تھا پھر ان کے پاس آئے اور دھمکی دی کہ تیرا شوہر بوڑھا ہے وہ مر گیا تو جنازے میں کوئی نہیں آئے گا۔ نعش پڑی رہے گی اور سڑ کر کیڑے پڑ جائیں گے۔ بی جان صاحبہ نے کہا مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں اپنے ایمان پر قائم ہوں اور میرا خدا تم لوگوں کو ضرور سزا دے گا۔ میں نے قادیان میں بہت دعائیں کی ہیں۔ بہرحال چند دن بعد مخالفت میں پیش پیش جو شخص تھا وہ مشکوک حالت میں مرا ہوا پایا گیا۔ اس کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ تین دن تک اس کی نعش لینے کوئی نہیں آیا اور پھر کہنے والے بیان کرتے ہیں کہ اس کی نعش میں کیڑے پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی، مظلوموں کی جب آہیں سنتا ہے تو پھر ایک واضح نشان کے طور پر اس کے نتائج دکھاتا بھی ہے۔

پھر ایک خاتون اپنے خاوند پر بیتنے والے ایک دردناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 2008ء میں مخالفین احمدیت کی طرف سے جو ظلم و ستم اور بربریت کا مظاہرہ ہوا۔ یہ سہارن پور کی عرفانہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میں نے خود دیکھا ہے اسے دیکھ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں ہم لوگوں کو احمدیت کے بارے میں معلوم ہوا۔ میرے شوہر کی کپڑے کی دوکان تھی۔ اکثر دوپہر کے وقت ان کے نئے ساتھی جو کہ احمدیت کو اچھی طرح سے جانتے تھے آ کر بیٹھتے اور دونوں کے درمیان گھنٹوں اس بارے میں بات چیت ہوتی، تکرار ہوا کرتی تھی کیونکہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت آٹھ سال سے تقریباً سہارن پور کے جماعت اسلامی کے امیر بھی تھے۔ اس لئے اُن کی بحث بھی بڑی ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں میرا بڑا بیٹا قادیان گیا۔ اس نے وہاں بیعت کر لی۔ اس کے بعد تقریباً ایک سال تک اس نے بیعت کرنے کی بات ہم سے چھپا کے رکھی۔ جب یہ بات ہمیں معلوم ہوئی کہ وہ احمدی ہو گیا ہے تو اس کے بعد میرے چھوٹے بیٹے نے بھی بیعت کر لی، اسے بھی خاموشی سے تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے بعد میرے خاوند نے اور بعض رشتہ داروں نے قادیان کی زیارت کا پروگرام بنایا۔ کہتی ہیں قادیان آنے پر انہوں نے جو کچھ دیکھا، جو محسوس کیا، جو ہمارے مولوی صاحبان قادیان کے بارے میں غلط باتیں کہتے تھے اس سے بالکل مختلف پایا، سب جھوٹ تھیں اور ان میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ قادیان سے واپسی پر انہوں نے ہمارے سامنے قادیان کی حقیقت بیان کی جس کو سن کر ہمارے دل بھی مطمئن ہو گئے۔ چنانچہ 27 مئی 2008ء کو کہتی ہیں ہم سب نے بیعت کر لی۔ وہی دن جب مَیں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر جماعت سے ایک عہد لیا تھا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے اس پورے خاندان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد کہتی ہیں کہ ارد گرد کے لوگوں نے ہم پر شک کرنا شروع کر دیا یا شاید ان کو شک ہو گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں۔ تو جیسے جیسے وقت گزرتا گیا یہ شک یقین میں بدلتا گیا اور مخالفت تیز ہوتی گئی۔ ہمارے رشتہ داروں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ لوگ ہمیں قادیانی کہہ کر طنز کرنے لگے۔ بچوں کو پریشان کیا جانے لگا۔ مسلمان دوکانداروں نے ہمیں سامان وغیرہ دینا بند کر دیا۔ قتل کی اور مارنے کی دھمکیاں ملنے لگیں۔ ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع ہو گیا اور حالات بگڑتے چلے گئے۔ مخالفت زور پکڑتی چلی گئی مگر ہم سب پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہم اپنے ارادے پر، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ کہتی ہیں میرے بچوں کو سکول میں بہت ستایا جانے لگا اور جو ساتھی بچے تھے وہ ان کو تنگ کرتے تھے۔ بچوں کو سکول کے بچے جو کچھ ان کے استادوں نے اور مولویوں نے سکھایا تھا کہنے لگے کہ تم لوگوں نے پیسے لے کر اپنا ایمان بیچ دیا ہے۔ غرض کہتی ہیں ہر طرح سے ہمیں تنگ کیا جاتا تھا۔ بچوں کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا اور ہم سب پریشان تھے۔ سکول جانا اور ٹیوشن سینٹر وغیرہ جانا بھی بند ہو گیا۔ سارے رشتہ داروں، محلے والوں نے سوشل بائیکاٹ کر دیا، بات بھی کوئی نہیں کرتا تھا۔ غرض کہ انہوں نے پریشان کرنے کا کوئی بھی طریقہ نہیں چھوڑا۔ شوہر کے ساتھ بھی دوکانداروں نے برا سلوک کرنا شروع کر دیا اور ان کی دوکان کے ارد گرد کچھ پہرے دار انہوں نے چھوڑ دیئے تاکہ کوئی رشتہ دار ہمارے گھر نہ آ سکے۔ مسلمان لوگوں نے ہمارا سامان لینا بند کر دیا جس کی وجہ سے ہماری دوکان کا کام دن بدن ختم ہوتا جا رہا تھا۔ کہتی ہیں جب میرے خاوند گھر آتے تو دن بھر کے گزرے ہوئے حالات ہمیں بتاتے۔ کہتی ہیں ایک رات تقریباً بارہ بجے کے قریب جب ہم سو رہے تھے تو محلے کے ایک لڑکے نے شور مچانا شروع کر دیا کہ تم لوگوں کی دوکانیں جلا دی گئی

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکل اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہیں۔ گھر کے سارے مرد جلدی جلدی اٹھ کر دوکانوں کی طرف چل دیئے وہاں جا کر دیکھا تو آگ لگی ہوئی تھی۔ بہرحال فائر بریگیڈ والے آ گئے تھے اور آگ بجھا رہے تھے اور اللہ کے فضل سے زیادہ نقصان نہیں ہوا لیکن اس نقصان کے باوجود، ان سب حرکتوں کے باوجود یہ کہتی ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ ہم اپنے ایمان پر قائم رہے اور جماعت کے ساتھ جڑے رہے۔ کبھی مخالفت کی وجہ سے یہ بات ہمارے دل میں نہیں آئی کہ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جیسے جیسے ظلم بڑھتے گئے ہمارے ایمان بھی اسی طرح مضبوط ہوتے چلے گئے۔ شہر کے مولوی دن رات ہمارے خلاف جلسے وغیرہ کرنے لگے، لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانے لگے۔ باوجود ہندوستان میں ہونے کے شہر کا ایک حصہ مسلمانوں کا تھا ایک حصہ ہندوؤں کا اور مسلمان علاقے میں ان کی جتنی مخالفت ہو سکتی تھی کی جاتی تھی۔ کہتی ہیں ایک رات مخالفین احمدیت نے ہمارے خلاف بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا۔ سارے شہر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام سنانے کا انتظام کیا گیا اور بہت بھڑکیلی تقاریر کی گئیں۔ اسی رات کو کہتی ہیں ہمیں خبر ملی کہ احمدی بھائی افضال احمد کے گھر پر مخالفین نے حملہ کر دیا ہے اور ان کو بہت مارا پیٹا گیا ہے، شدید زخمی کر دیا گیا۔ اس کے بعد جتنے بھی سہارن پور میں احمدی گھر تھے باری باری سب پر حملہ کیا گیا۔ اگلے دن جمعہ کی نماز کے بعد مخالفین نے ہمارے گھر پر بھی حملہ کر دیا۔ حملہ آور ہمارے خلاف نعرے بازی کر رہے تھے۔ اس وقت میں گھر پر اکیلی تھی۔ میں نے اپنے بچوں کو گھر کے پچھلے والے کمرے میں چھپا دیا۔ میرے دیور کے گھر میں مخالفین نے گھس کر بہت مالی نقصان پہنچایا۔ میں اکیلی ان سب کا سامنا کرتی رہی اور ان کے آگے ہار نہیں مانی۔ وہ لوگ آگ لگانے ہی والے تھے کہ پولیس آ گئی۔ پولیس نے آ کر ان سب پر لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس کا استعمال کیا۔ تعداد بہت زیادہ تھی۔ پولیس کے کنٹرول میں نہیں ہو رہی تھی۔ پولیس ڈر بھی رہی تھی۔ بہرحال پولیس نے مشورہ دیا کہ آپ لوگ کچھ وقت کیلئے یہاں سے چلے جائیں ابھی حالات ٹھیک نہیں۔ اور کہتی ہیں کہ اسی رات ہم سہارن پور چھوڑ کر اس جگہ سے چلے گئے۔ پھر قادیان کے لئے روانہ ہوئے لیکن ان سب حالات کے باوجود استقامت دکھائی۔ پس جب ایمان نصیب ہوتا ہے تو پھر اگر حقیقی ایمان ہو تو استقامت بھی ملتی ہے۔ عورتوں اور بچوں کی استقامت پھر مردوں میں بھی حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ عورتیں اور بچے بزدلی دکھائیں تو پھر مرد بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو کہیں باہر نہیں جا سکتے زیادہ سے زیادہ یہ کہ قادیان چلے گئے لیکن وہاں رہ کر مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں۔

پھر امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ یہاں نارتھ بنک ریجن کے ایک قصبہ میں ایک خاتون سسٹر ٹیدا (Tida) ہیں، پیدائشی احمدی ہیں اور ایک مخلص احمدی گھرانے سے تعلق ہے۔ تاہم لکھتے ہیں کہ قسمت انہیں عجیب ایک موڑ پر لے آئی اور اس کی شادی ایک غیر احمدی سے ہو گئی۔ اس کا خاوند ایک مذہبی کٹر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ جو افریقن لوگ ہیں وہ بھی بڑے کٹر شدت پسند مسلمان ہیں۔ اور مسجد کا امام بھی اسی خاندان سے مقرر ہوتا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت کے بھی سخت مخالف تھے۔ اس خاتون نے ان سب کے ہوتے ہوئے اپنے دین کو نہ چھپایا اور برملا اظہار کیا اور ہمیشہ اسی طرح جماعتی پروگرام میں شرکت کرتی رہتی تھیں جیسے پہلے کرتی تھیں لیکن خاوند یا اس کے خاندان کے فرد کے پیچھے کبھی انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں تم لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گی۔ اسی طرح اس خاندان کی نفرت اور ظلم کا نشانہ بنتی رہیں لیکن اپنا ایمان نہیں بیچا اور ثابت قدم رہیں۔ اپنے بچوں کا بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ ان کے بچے بھی باقاعدگی سے مشن ہاؤس آتے اور تربیتی کلاسز میں شامل ہوتے۔ بہرحال خاوند نے تنگ کرنے کے بعد کچھ عرصہ کے بعد دوسری شادی کر لی اور نو ماہ تک اس پہلی بیوی کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا، کوئی پرواہ نہیں کی۔ ان کے بڑے بھائی اور جماعت نے اس کی کچھ عرصہ مالی مدد کی۔ یہ تمام عرصہ بھی اس نے انتہائی صبر اور استقامت سے بسر کیا۔ ہمیشہ دعا کرتی اور مضبوطی ایمان کا اظہار کرتی تھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ خاوند کے خاندان میں یہ بھی رواج تھا۔ یہ ان کا مضبوطی ایمان کا ایک اور واقعہ ہے کہ دیگر ہمسائے اکٹھے مل کر ایک مذہبی اجلاس کرتے تھے جس میں کسی بڑے امام کو بلایا جاتا تھا۔ اس تقریر میں جو غیر احمدی امام آیا اس نے تقریر کے دوران کہا کہ جب بھی کوئی احمدیہ مسجد میں نماز پڑھتا ہے اسے پچیس ڈلاسی (Dalasi) دیئے جاتے ہیں۔ ڈلاسی وہاں گیمبیا کی کرنسی کا نام ہے۔ وہ سسٹر ٹیدا ابھی وہاں موجود تھیں انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ امام جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ میں خود ہمیشہ سے احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھتی رہی ہوں اور ایک بھی ڈلاسی کبھی وصول نہیں کیا۔ تو یہ بات امام کو شرمندہ کرنے کیلئے کافی تھی۔ اس بات پر اس کو گھر والوں نے اور ہمسایوں نے مسجد سے نکال دیا اور ان پر کافی سختیاں ہوئیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کی بڑے اچھے رنگ میں تربیت کی ہے اور سب جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں اور یہ تھوڑی آمدنی کے باوجود باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والی ہیں۔ اپنے اور اپنے تمام بچوں کی طرف سے ہر تحریک میں حصہ لیتی ہیں اور بچے ایک مثالی احمدی ہیں۔ قرآن کریم بھی پڑھ چکے ہیں۔ یہ ایمان بچانے والی اور دیندار خواتین ہیں جو دین پر قائم رہیں گی اور کامیاب ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بھی وارث بنیں گی نہ کہ وہ جو دین میں کمزوری دکھانے والی ہیں۔ غربت کے باوجود مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ بچوں کی تربیت اعلیٰ رنگ میں کی۔ باوجود نامساعد حالات کے، باوجود گھر والوں کی مخالفت کے احمدیت سے جوڑے رکھا۔

پس یہاں آ کر جبکہ آپ لوگوں کو مذہبی اور دینی آزادی ہے تو اپنے بچوں کو دین سکھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ خود بھی دین کا علم بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں۔ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماحول بھی ہر وقت بگاڑ پیدا کر رہا ہے۔ کئی دفعہ میں عورتوں کو بھی، مردوں کو بھی سمجھا چکا ہوں کہ یہاں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے بچوں کو سنبھالنے کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو دین سے جوڑنا یہاں ایک بہت بڑا کام ہے اور جو خاص طور پر عورتوں اور ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ پس اس فرض کو سمجھیں۔ اس ذمہ داری کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ جس طرح ایک دُور دراز رہنے والی افریقہ کے ملک کی یہ عورت دشمنوں میں رہنے کے باوجود اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیتی رہی تو یہاں آ کر آپ لوگ جو پڑھی ہوئی عورتیں ہیں آپ کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ آپ کی نسلیں ہمیشہ احمدیت پر قائم رہیں اور برباد نہ ہوں۔

ایک اور مخلص خاتون کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ سسٹر سوادی (Suwadi) صاحبہ نے اپنے والدین کے ساتھ احمدیت قبول کی اور اس کے بعد ایک احمدی نوجوان سے ان کی شادی ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد والدین جو تھے وہ کسی وجہ سے اور اپنے کمزور ایمان کی وجہ سے احمدیت سے دور ہو گئے اور ان کو بھی کہا کہ تم اپنے احمدی خاوند کو چھوڑ کر اب ہمارے پاس آ جاؤ لیکن اس خاتون نے اپنے والدین سے کہا کہ شادی کے وقت آپ خوب جانتے تھے کہ وہ احمدی ہے اب میں اس کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ اس پر اس کے والدین نے اس سے تین سال تک قطع تعلق رکھا، مقاطعہ کیا، بات نہیں کی۔ اور تین سال کے بعد جب اس نے سمجھا کہ حالات بہتر ہو گئے ہیں تو جب والدین کے گھر جاتی اسے گھر سے نکال دیا جاتا۔ اس نے یہ جذباتی اذیت بڑے حوصلے سے برداشت کی لیکن جماعت کو نہیں چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ یہ مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہیں۔ خلیفہ وقت سے بھی انتہائی محبت کے تعلق کا اظہار کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں اور مضبوطی پیدا کرتا جائے۔ ان ممالک میں خاص طور پر افریقہ میں جہاں بڑوں اور والدین کے حکم کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ یہاں کی طرح ابھی آزادی نہیں آئی کہ والدین کے سامنے کچھ بول لیں، ان میں ایسے حالات میں والدین کو جواب دینا اور دین کو مقدم رکھنا یہ انتہائی ایمانی جرأت کا اظہار ہے جو اس خاتون نے دکھایا۔ وہ عورتیں جو دور دراز علاقوں میں رہتی ہیں جہاں شاید سڑکیں بھی پوری طرح نہیں پہنچتی ہوں گی لیکن جب ایمان لائیں تو ایسا مضبوط ایمان ہے کہ کسی بھی چیز کی پروا نہیں۔ خلافت سے تعلق پیدا کیا تو ایسا تعلق کہ باقی سب تعلقوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ مضبوط ایمان والی وہ خواتین ہیں جو ایک وقت آئے گا کہ جن کی نسلیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کر کے اونچے اور اعلیٰ مقام پر پہنچیں گی۔

پھر ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امیر گیمبیا لکھتے ہیں کہ اپر ریور ریجن کے ایک علاقے کی سسٹر سمباگ (Sambang) ہیں، ان کے خاوند احمدی ہو گئے تو اس کے خاندان والوں نے بہت کوشش کی کہ یہ اپنے خاوند کو چھوڑ دے۔ جب خاندان والوں نے اپنی بیٹی سے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ آپ نے شادی کے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ تم نے ہر حال میں اپنے خاوند کی فرمانبردار رہنا ہے۔ یہ بھی برداشت اور حوصلہ آجکل ان لوگوں میں ہی ہے یا یہ قدریں انہی میں قائم ہیں جو ذرا کم ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں لیکن حقیقی ترقی یہی ہے۔ بہت سارے ہمارے گھروں میں جو رشتے ٹوٹ رہے ہیں، طلاقیں ہو رہی ہیں وہ اسی لئے کہ لڑکیوں میں بھی اور لڑکوں میں بھی برداشت کم ہوتی جا رہی ہے۔ شادی ہوتی ہے تو چند مہینوں بعد رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ والدین جو ہیں وہ بھی بعض دفعہ گھروں کو خراب کرتے ہیں۔ لیکن اس علاقے میں افریقہ کی رہنے والی خاتون اپنے والدین کو کہہ رہی ہے کہ دیکھو تم نے مجھے کہا تھا کہ تم نے اس شادی کو ہر حال میں قائم رکھنا ہے، فرمانبردار رہنا ہے سوائے اس کے کہ کوئی ایمان کا سوال پیدا ہو جائے، انتہائی ظلم ہو جائے تو اَور بات ہے لیکن عموماً چھوٹی موٹی باتیں گھروں کو قائم رکھنے کیلئے برداشت کرنی چاہئیں تا کہ بچے بھی برباد نہ ہوں۔ بہت سارے گھر ٹوٹتے ہیں تو اس کے بعد بچے برباد ہوتے ہیں۔ بہرحال اس عورت نے جواب دیا کہ اب اس کی فرمانبرداری میرا نہ صرف اخلاقی فرض ہے بلکہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اور میں نے تو اس میں، اپنے خاوند میں کوئی غیر اسلامی حرکت نہیں دیکھی جو میں اس کو چھوڑ دوں۔ بلکہ جب سے احمدی ہوا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ بڑی باقاعدگی سے اب پنجوقتہ نماز ادا کرتا ہے۔ پس اس میں مردوں کے لئے بھی ایک سبق ہے کہ صرف عورتوں پر سختیاں نہ کرتے چلے جائیں۔ عورتوں کو نہ سمجھاتے رہیں۔ عورتوں سے حقوق کا مطالبہ نہ کرتے رہیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں اور پنجوقتہ نمازوں کی طرف توجہ دیں اور اپنی بیویوں سے حسن سلوک بھی کریں۔ تو کہتی ہیں کہ اب جب ایسے حالات ہیں جب وہ پنجوقتہ نمازی بھی ہے، اخلاق بھی اس کے اچھے ہو گئے ہیں، سلوک میرے سے پہلے سے بہتر ہو گیا ہے تو اب تو مجھے پہلے سے بڑھ کر اس کی اطاعت کرنی چاہئے خواہ اس کے لئے مجھے آپ لوگوں سے رشتہ توڑنا پڑے میں توڑ دوں گی اب میں احمدی ہو چکی ہوں۔

تو یہ ہے انقلاب جو احمدیت کی وجہ سے ان دُور دراز ملکوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ جو قربانیاں کرنے کی طرف ان کو توجہ دلا رہا ہے جو اللہ کی خاطر ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ بہرحال اسکے نتیجہ میں اس کے والدین نے جو اس کی مالی مدد کرتے تھے وہ روک لی۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ اس مالی مدد روکنے کے بعد سے ہمیں وہ چھوٹے چھوٹے مالی مسائل بھی پیدا نہیں ہوئے جو پہلے پیدا ہو جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حالات پہلے سے بہتر کر دیئے۔ اللہ بھی پھر اپنے لوگوں کی غیرت رکھتا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔

پھر قادیان سے ریاض صاحب کی اہلیہ بے بی تبسم صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔ 2008ء میں صوبہ اڑیسہ کے کیرنگ گاؤں میں انہوں نے مولوی آفتاب صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ بیعت کرنے کے بعد کہتی ہیں کہ میں نے جماعت احمدیہ کا سچا پیغام اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں تک پہنچایا۔ بیعت کی تو ساتھ ہی اپنے گھر والوں کو تبلیغ بھی شروع کر دی۔ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہمیں پریشان کیا جانے لگا۔ احمدیت چھوڑنے کے لئے پریشر ڈالا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

جانے لگا۔ میرے سسرال کے لوگوں نے ایک میٹنگ کر کے فیصلہ کیا کہ یا تو ان کو احمدیت سے دور کیا جائے یا پھر ان کو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے کچھ سزا دی جائے۔ مخالفت کی وجہ سے ہمیں وطن چھوڑنا پڑا اور نجیب آباد ضلع بجنور میں ایک ہندو محلہ میں کرائے کے مکان میں رہنا پڑا۔ اس وقت میرے بیٹے کی پیدائش بھی قریب تھی۔ اس لئے ان سب حالات کے پیش نظر ہم لوگ قادیان آ گئے۔ میرے شوہر کی شدید خواہش تھی کہ اپنے والد سے ملاقات کر لوں مگر آخر وقت تک ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ مخالفت کی وجہ سے کہتے ہیں ہم لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی نہ مل سکتے تھے۔ میرے سسر نے ہمارے حصہ کی زمین بھی اپنے دامادوں کو دے دی اور ہمیں تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا۔ جو ظلم ہوسکتا تھا کیا۔ جب ہم وطن سے قادیان روانہ ہوئے تو سفر کے دوران مجھے غیب سے آواز آئی۔ ایمان مضبوط تھا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ دعا مانگ رہی تھیں تو کہتی ہیں مجھے ایک آواز آئی کہ ہم نے تمہیں جس مقصد کے لئے بلایا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ کہتی ہیں خدا تعالیٰ نے ایک دن مجھے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیدار کروایا۔ اب خواب کے دوران ہی حضور اقدس علیہ السلام نے خاکسار سے یہ الفاظ کہے کہ تم پر خدا کی رحمت ہو۔ یہ کہتی ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس سچی اور پیاری جماعت کے ساتھ وابستہ کیا اور ہمارے دلوں کو روحانی نور سے منور کیا۔

پس اصل سکون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ وہ نور حاصل ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جڑ کر آپ کی کامل اطاعت کا نور ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آکر ان تمام باتوں پر عمل کرنا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم سے عہد بیعت لیا ہے اور اصل تسکین پھر تبھی ملتی ہے۔ دولت سے سکون نہیں ملا کرتا۔ یہاں آکر بہت سارے ہیں کہ دولت کمانے کے باوجود ان کو سکون نہیں کیونکہ دین سے دور ہٹ گئے۔ پس یہ وہ اصول ہے جسے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے۔

پھر امیر صاحب گیمبیا ہی تحریر کرتے ہیں کہ نارتھ بنک کی ایک سسٹر ٹبارا (Tabara) صاحبہ ہیں۔ تین سال ہوئے انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ستاون سال ان کی عمر ہے۔ ان کے اپنے گاؤں میں جو داعی الی اللہ خواتین ہیں ان میں ان کا ایک منفرد مقام ہے۔ تین سال پہلے بیعت کی اور تبلیغ اور دعوت الی اللہ میں ایک مقام حاصل کرلیا۔ کئی کئی میل، کئی کئی کلومیٹر پیدل سفر کر کے اپنے رشتہ داروں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے جاتی ہیں۔ ان کی کوششوں کے باعث ان کے بھائی جو کہ ایک جگہ کے چیف بھی ہیں احمدی ہوئے اور اللہ کے فضل سے بڑے پکے اور مخلص احمدی ہیں۔ یہ تمام دیگر لجنہ کو جلسہ سالانہ پر اپنا خرچ کر کے جانے کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض دفعہ جماعت کی جو غریب عورتیں ہیں، جماعت انہیں دیتی ہے لیکن وہ کہتی ہیں نہیں۔ اپنا خرچ کر کے جاؤ۔ اس کے علاوہ دیگر چندہ جات، چندہ عام اور مجلس کے جو چندہ جات ہیں وہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ پس جب آپ یہاں اچھے حالات میں آ گئیں اور آپ کو یہاں تبلیغ کرنے میں کوئی پابندی اور روک بھی نہیں ہے تو یہاں تو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے، ہر گھر میں پہنچانے کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہئے اور پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور لجنہ کو اور ہر عورت کو انفرادی طور پر بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ اگر مشکل حالات میں بھی انہوں نے تبلیغ کو مقدم کیا ہوا ہے اور دین کا پیغام پہنچا رہی ہیں تو آپ بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کا عزم کریں اور اس کیلئے سب سے پہلا جو قدم ہے وہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو دینی تعلیم سے اور دینی علم سے آراستہ کریں۔ خود اپنے اندر علم پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

بعض موقعوں پر بعض احمدی عورتوں نے مردوں سے بڑھ کر جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اور ایسی ایمانی غیرت دکھائی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ مالدہ بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں۔ 2005ء میں سرکل مالدہ کی بیرگاچھی جماعت میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھنے کے وقت مخالفین احمدیت کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ بعض افراد لڑائی جھگڑا کرنے پر اتر آئے۔ اس وقت کہتے ہیں کہ ہماری ایک خاتون ذکیہ صاحبہ نے اپنی ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا اور اپنے ہاتھ میں ایک چاقو لے کر مخالفین احمدیت کے سامنے آ گئیں۔ کافی مرد تھے اور کہنے لگیں کہ اگر کسی کے اندر ہمت ہے تو اب آگے آکر ہماری مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالو۔ ان کی اس ہمت اور جوش کو دیکھ کر تمام مخالفین ڈر گئے اور اسی وقت وہاں سے بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت میں مسجد کے ساتھ ایک معلم کا گھر بھی وہاں تعمیر ہو چکا ہے اور وہاں باقاعدہ پانچ وقت نمازیں ہوتی ہیں۔ اب یہ اس عورت کی ایمانی جرأت تھی جو مردوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔

پھر آندھرا پردیش جو انڈیا میں ہی ہے۔ وہاں ایک فیملی نے دو سال قبل اس وقت بیعت کی تھی جب یہ رپورٹ لکھی گئی۔ کچھ عرصہ بعد مخالفت ہوئی تو وہاں کی ایک سولہ سترہ سال کی لڑکی محسنہ جو فرسٹ ائیر میں پڑھ رہی تھی اور ساتھ ایک مسلم پرائمری سکول میں پڑھاتی بھی تھی۔ مخالفت کی وجہ سے اس کو نوکری سے نکال دیا گیا کیونکہ اپنے ماں باپ کے ساتھ تم احمدی ہو گئی ہو۔ عزیزہ کے بڑے بھائی مخالفت برداشت نہیں کر سکے اور بہن پر بھی دباؤ ڈالا کہ ابھی تو احمدیت کی وجہ سے صرف نوکری سے نکالا گیا ہے اب ہم یہاں کرائے کے مکان میں رہتے ہیں ہمارا اپنا گھر نہیں ہے کرائے کے مکان سے بھی یہ لوگ نکال دیں گے۔ تم کچھ عرصہ خاموش احمدی بنی رہو۔ نہ اظہار کرو کہ تم احمدی ہو۔ اس پر عزیزہ نے جواب دیا کہ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں تو میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتی۔ بہرحال اس کے بعد اس کے بوڑھے ماں باپ سمجھا بجھا کے ان کو کچھ عرصہ کے لئے قادیان لے گئے اور وہاں رہے۔ پھر واپس اپنے علاقے میں چلے گئے۔ نہایت غریب اور اخلاص میں زندگی بسر کرنے والی اس عزیزہ نے نہ صرف استقامت دکھائی بلکہ بڑی جرأت کے ساتھ مخالفین کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کو بھی برداشت کیا۔ یہ لوگ تو باہر نہیں آسکتے کہ اپنی مشکلات کو دور کر سکیں لیکن پھر بھی ثابت قدم ہیں، تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں اور ان تکلیفوں کے باوجود ان کے ایمان مضبوط ہیں۔ تو یہاں آنے والوں کو آسانیاں ملنے کے بعد اس بات کا کس قدر خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ اپنے ایمانوں کو بچائیں اور پہلے سے بڑھ کر عملی طور پر اپنے آپ کو ایک سچا اور حقیقی احمدی بنائیں۔ قرآن کریم کے جو حکم ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں نہ یہ کہ اس ماحول میں گم ہو جائیں۔ اپنے بچوں کو بھی نصیحت کریں۔ لڑکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے والدین کا یہاں آنا، ان کے خاندانوں کا یہاں آنا دین کی وجہ سے ہے۔ اس لئے آپ لوگوں نے بھی دنیا میں گم نہیں ہونا بلکہ اپنے عمل سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور یہی چیز ہے جس سے آپ کو دنیا میں بھی بقاء ہے اور اگلے جہان میں بھی بقاء ہے اور آپ کا ہر عمل اس کے مطابق ہو جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

بعض احکامات اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر دیئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک پردے کا حکم ہے۔ اب پردے کی پابندی کرنا ہر عورت کی ذمہ داری ہے۔ ہر بچی کی ذمہ داری ہے۔ اپنے لباس کو باحیا لباس بنانا ہر عورت اور بچی کی ذمہ داری ہے اور یہی نمونے ہیں جو اگلی نسلوں میں پھر قائم ہوں گے۔ یہی نمونے ہیں جو جماعت کی انفرادیت کو بھی قائم رکھیں گے۔ یہی نمونے ہیں جو آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی کام آئیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ مغرب میں آ کر لوگ پردے کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں کے جو غیر مذہبی ادارے ہیں یا وہ لوگ ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور اداروں کے سربراہ ہیں وہ احمدی عورتوں کے سامنے روکیں کھڑی کرتے ہیں اور سب سے بڑا اعتراض یہی ہوتا ہے کہ تم نے پردہ نہیں کرنا۔ تم نے حجاب نہیں لینا۔ لیکن جن کا ایمان مضبوط ہے وہ اپنے نمونے دکھاتی ہیں۔ یہاں کینیڈا کی ایک مثال ہے یہاں بھی ایک خاتون تھیں کہکشاں ان کا نام ہے اور وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے پڑھائی مکمل کر لی، تو میں جاب کرنا چاہتی تھی اور بہت سی جگہوں پر جاب کے لئے اپلائی کیا لیکن کوالیفیکیشن ہونے کے باوجود میرے پردہ کرنے کی وجہ سے مجھے جاب نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو میں پردہ نہیں چھوڑوں گی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے استقامت دی اور میں نے پردے کی وجہ سے کئی نوکریوں کو چھوڑ دیا۔ تو یہ مضبوط ایمان والوں کی نشانی بھی ہے۔ یہاں ان ملکوں میں، جرمنی میں بھی، یوکے میں بھی بعض لوکل لوگ ہیں، انگریز ہیں، جرمن ہیں انہوں نے احمدیت قبول کی ہے تو بغیر کسی جھجک کے، بغیر کسی پریشانی کے اپنے پردے کا جو معیار ہے اس کو قائم کیا ہے۔ یہ نہیں کہ پاکستان سے پردہ کرتی آئیں اور یہاں آکر پردے اتار دیئے۔ یا اپنی اگلی نسلوں میں پردے کو رواج نہیں دیا۔ قرآن شریف میں ایک بنیادی تعلیم پردے کی ہے۔ اس کا واضح طور پر حکم ہے۔ پس جب آپ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جب آپ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات جو ہیں ان کی طرف بھی توجہ دیں کہ اسی سے ہماری اس دنیا میں بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان میں بھی کامیابی ہے۔ مَیں نے کینیڈا والی اس لڑکی کی جو مثال دی ہے یا لوکل لوگوں کی اور بہت سی مثالیں میرے سامنے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے سبق ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے پردے اتار دیتی ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو ان سختیوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اس کو پورا کریں ورنہ آپ اس عہد بیعت سے ہٹ رہی ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا کیا گیا ہے۔

پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایمان کی مضبوطی کے بہت سارے واقعات ہیں۔ ابھی جرمنی میں ہی مجھے فلسطین سے آئی ہوئی تین بہنیں مِلیں اور ان کو اپنے خاندانوں کی طرف سے بڑی پریشانی کا سامنا ہے، خاوندوں کی طرف سے پریشانی کا سامنا ہے۔ بلکہ عدالت میں ان کے خلاف مقدمے چل رہے ہیں جو ان کو حقوق سے محروم کر رہے ہیں، بچوں سے محروم کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود جب میں نے ان سے پوچھا کہ تم ایمان پر قائم ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہمارے ایمان کو کوئی نہیں ہلا سکتا۔ ہم مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہیں اور ایمان پر قائم ہیں اور مخالفت کا ہر طرح مقابلہ کریں گے۔ پس اگر یہ لوگ مخالفت کے باوجود اپنے ایمان کو ضائع ہونے سے بچا رہے ہیں اور مستقل مزاجی دکھا رہے ہیں، ثبات قدم دکھا رہے ہیں تو آپ لوگ جن کو یہاں آسانیاں ہیں وہ کیوں نہیں یہ دکھا سکتیں۔

پس یہ واقعات آپ کو یہ احساس دلانے والے ہونے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے حالات مالی لحاظ سے بھی اور اپنے دین پر اپنی مرضی سے عمل کرنے کے لحاظ سے بھی بہتر کئے ہیں تو آپ پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی حالتوں کو دین کے مطابق کریں۔ دین کے احکامات کو ہر دوسری چیز پر فوقیت دیں۔ ان عورتوں کی قربانیوں کو سامنے رکھیں جو آج بھی دین کی خاطر تکلیفیں اٹھا رہی ہیں اور برداشت کر رہی ہیں۔ اگر یہ احساس مٹ گیا اور یہاں کی رونقوں نے، یہاں کی چکا چوندھ نے، یہاں کی دنیاداری نے آپ کو صرف دنیا میں ڈبو دیا جیسا کہ میں نے کل خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تا کہ روحانی زندگی عطا کریں۔ یہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارے میں فرمایا ہے اور اسی مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا ہے۔

پس اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی حقیقی زندگی چاہتی ہیں تو اپنے اس عہد کو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی پورا کریں۔ اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 ؍جنوری 2019)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

احمدی مسلمان خواتین کا جذبۂ ایمانی

آپ میں قربانی کی روح تب پیدا ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کے نتیجہ میں آپ میں روحانیت جنم لے گی اور اس کے لئے آپ کو انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسی کے سامنے جھکنا ہوگا

ہر احمدی مسلمان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا اس کا سفر خدا تعالیٰ کی طرف ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہا ہے؟

بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاندان کی وجہ سے احمدیت سے دور چلی جاتیں اس کے بالکل برعکس ہوا اور ان کا خاندان بھی بالآخر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی غیرت منداور مخلص خواتین بھی عطا فرمائی ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔

احمدیت کی خاطر بے مثال قربانی پیش کرنے والی خواتین کے ایمان افروز واقعات پر مبنی
لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

فرمودہ 30رستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کنگزلے، کنٹری مارکیٹ (Kingsley، Country Market) یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ یوکے کو ایک مرتبہ پھر اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کو مل بیٹھنے کا موقع میسر آئے تا کہ لجنہ اماء اللہ میں باہم اتفاق اور اتحاد کا جذبہ پروان چڑھے، یہاں ایسے مختلف پروگرامز کروائے جائیں جو آپ سب کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ مقابلوں میں حصہ لینے والیوں کے دینی علم میں اضافہ کا بھی موجب ہوں۔

اس کے علاوہ اجتماع پر مختلف نوعیت کے پروگرامز مثلاً کھیلوں وغیرہ کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ ہر عمر کی لجنہ ممبرات اپنی دلچسپی کے مطابق اجتماع میں شامل ہوں اور کسی نہ کسی طرح اجتماع کے روحانی ماحول سے مستفید ہوں۔

اسی طرح ناصرات کے لئے بھی مختلف نمائشیں، مقابلے اور پروگرامز رکھے جاتے ہیں تا کہ ہماری کم عمر بچیاں بھی اجتماع کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیکی اور اخلاقیات کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اپنا دینی علم بڑھا سکیں۔ ایسے پروگرام چھوٹی عمر سے ہی جماعت سے محبت اور وابستگی کی روح پیدا کرنے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

اس طرح لجنہ کا یہ اجتماع ہماری احمدی خواتین اور لڑکیوں کی تربیت کا ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ مجھے امید ہے اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ یہ اجتماع سب کے لئے مفید ثابت ہو۔

بہرحال آج میں آپ کو جس چیز کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے اپنے مذہب اور عقیدہ پر ثابت قدم رہنا اور اس کی راہ میں ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا۔ یقیناً کسی بھی سچی مذہبی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ماننے والے ہمیشہ اپنے دین اور قوم وملّت کو ہر چیز پر ترجیح دیں اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ جب تک ہم مسلسل اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرنے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں گے محض زبانی اقرار کی کوئی اہمیت نہیں۔

ہم احمدی مسلمانوں کے لئے تو اپنی زندگیاں دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا اَور بھی زیادہ ضروری ہے، ہمیں اپنے دینی تقاضوں کا ہمیشہ خیال رہنا چاہیے کیونکہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اُس وجود کو مانا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامِ صادق ہیں اور جن کی بعثت کا مقصد اسلام کی اصل تعلیمات کی تجدید ہے۔

یقیناً ہم نے اس شخص کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان مقاصد کے لئے مبعوث فرمایا: پہلا یہ کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کے قریب لا کر ان کے درمیان ایک روحانی تعلق قائم کرنا اور دوسرا مقصد جس کیلئے آپ مبعوث ہوئے یہ تھا کہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے اور انسانی اقدار کو قائم رکھنے کی تلقین کی جائے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اسلام کی سچی تعلیمات کے بے مثال نور سے منور فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایسے لوگوں کی جماعت تیار کی جن کا واحد مقصد اِن شاندار تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔

ہم چونکہ آپؑ پر ایمان لائے ہیں اس لئے ہمیں اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ اب یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی زندگیاں اسلامی طریق کے مطابق بسر کریں اور ہمیشہ اس بات کیلئے تیار رہیں کہ ہم دین کی خاطر ہر اس قربانی کیلئے تیار رہیں گے جس کا ہم سے تقاضا کیا جائے گا۔ یہ بات کہہ دینا بہت آسان ہے کہ ہم دین کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں، لیکن حقیقت میں جب تک کوئی دین کو اپنے تمام دنیاوی کاموں پر ترجیح نہیں دیتا، دین کو دنیا پر مقدّم نہیں کرتا تب تک وہ حقیقی قربانی کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔

لجنہ کے عہد میں احمدی خواتین اس بات کا اقرار کرتی ہیں کہ وہ اپنے دین، ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی اور ناصرات یہ عہد کرتی ہیں کہ وہ اپنے دین، ملک اور قوم کی خدمت کریں گی۔ پس آپ سب کو ان الفاظ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور اپنی زندگیوں میں ہر سطح پر ان پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر ان پر قائم رہنا چاہیے۔

ان خواتین اور بچیوں کی طرح بنیں جو اپنے اخلاص اور اپنی قوم اور مذہب کے لئے ہمہ وقت اپنا سب کچھ قربان کرنے کے جذبہ سے دنیا کو منور کرتی ہیں۔ ایسی پاکیزہ اور بے مثال قربانی کے معیار تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ہر لحاظ سے عمل کرنے والی ہوں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا: ’’کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بناوے۔‘‘

فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے پاک کرسکتا ہے؟ اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’جب خدا تعالیٰ کے دروازہ پر تذلّل اور عجز سے اس کی رُوح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اس قابل ہو سکے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کو سمجھ سکے۔ اس کے بغیر جو کچھ وہ دین دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے۔ وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبائی تقلید سے سُن سُنا کر بجا لاتا ہے۔ کوئی حقیقت اور رُوحانیت اس کے اندر نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 28 ایڈیشن 1985ء)

آپ میں قربانی کی روح تب پیدا ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کے نتیجہ میں آپ میں روحانیت جنم لے گی اور اس کے لئے آپ کو انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسی کے سامنے جھکنا ہوگا۔

اپنے ایمان کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کا جذبہ صرف اسی صورت میں پیدا ہوسکتا ہے اگر آپ اپنے اخلاق میں بہتری پیدا کرنے اور نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کی مسلسل کوشش کر رہی ہوں۔ ایک بندہ کا شمار تب ہی ایسے لوگوں میں ہوسکتا ہے جو حقیقتاً اپنے دین کو تمام دنیاوی امور پر مقدم رکھتے ہیں۔ اس بات کی روشنی میں ہر احمدی مسلمان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا اس کا سفر خدا تعالیٰ کی طرف ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہا ہے؟

بلاشبہ محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بے شمار مخلص خواتین عطا فرمائی ہیں اور عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جنہوں نے مشکلات اور مصائب کے باوجود اپنے ایمان کے تقاضوں کو سمجھا اور ان پر عمل کر کے دکھایا۔ ایسی خواتین نے نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری میں بہت ترقی کی ہے۔ اور انہیں اپنے ایمان کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دے کر اسلام کے آغاز میں ایمان لانے والی ان عظیم الشان خواتین کے سنہرے نقش قدم پر چلنے کی

توفیق ملی ہے جنہوں نے اپنے ایمان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ چونکہ لوگوں کے لئے عام طور پر روزمرہ مثالوں سے سمجھنا زیادہ آسان ہوتا ہے اس لئے اب میں ان احمدی خواتین کے کچھ واقعات کا ذکر کروں گا جنہوں نے گزشتہ چند سالوں میں احمدیت کی خاطر بے مثال قربانیاں دیں۔ یہ واقعات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ ہماری جماعت میں سچی قربانی کی روح زندہ ہے۔

پہلی خاتون جن کا میں ذکر کروں گا وہ کینیڈا سے تعلق رکھنے والی انجم صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے خوب تحقیق کے بعد احمدیت قبول کی۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اس دَور میں آنحضرت ﷺ کے حقیقی نمائندہ ہیں۔ انہوں نے اس حقیقت کو جان لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی سکھایا وہی اسلام کی اصل تعلیم کا آئینہ دار ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بابرکت جماعت میں شامل ہونا اور پھر اس راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ضروری ہے۔

اس کے بعد ان کو واقعۃً اپنے ایمان کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ 1994ء میں جب انہوں نے بیعت کی تو ان کا شوہر مشتعل ہوگیا اور پورا زور لگایا کہ یہ احمدیت پر ایمان کو ترک کر دیں۔ اس نے انہیں زبردستی جمعہ کی نماز پڑھنے یا کسی بھی جماعتی پروگرام میں شرکت کرنے سے روک دیا۔ وہ کچھ غیر احمدی مولویوں کو گھر لے آیا جنہوں نے اس خاتون کو احمدیت چھوڑنے کیلئے مجبور کیا، لیکن ان کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ باوجود انتہائی دباؤ، ظلم وستم اور ہراساں کیے جانے کے وہ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں اور ثابت قدمی کا ایک مثالی نمونہ قائم کیا۔

نتیجۃً ان کے شوہر نے انہیں تین بچوں سمیت گھر سے نکال دیا اور وہ سڑک پر آگئیں۔ انجم صاحبہ کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس لئے وہ اپنے بچوں کے ساتھ کچھ دن ایک ہوٹل میں قیام پذیر رہیں۔ اس پر ان کے خاندان والوں نے یہ افواہ پھیلائی کہ جماعت انہیں پیسے دیتی ہے، لیکن یہ بالکل غلط بات تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ پہلے وہ آرام دہ زندگی گزار رہی تھیں لیکن اب انہیں گھروں میں صفائی وغیرہ کا کام کرنا پڑ رہا تھا جس سے بمشکل اتنی آمدنی ہوتی تھی کہ وہ اپنے بچوں کی خوراک اور رہائش کا انتظام کر پاتی تھیں۔ ان دردناک حالات کے باوجود ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

یہ دباؤ اور مصائب ان کے ایمان کو ایک ذرہ برابر بھی کم نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد انہیں غیر احمدی افراد کی طرف سے رشتہ کے پیغامات موصول ہوئے لیکن انہوں نے ہر ایک کو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اگر شادی کروں گی تو صرف کسی احمدی کے ساتھ۔ اس پر ان میں سے ایک آدمی ان سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور جلد ہی وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قائل ہوگیا۔ بعد ازاں ان کی شادی ہوگئی اور تب سے یہ خاندان جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھتا ہے۔ اس بہادر خاتون نے نہ صرف اپنے اور اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت کی بلکہ وہ ایک غیر احمدی کو بھی احمدیت کی آغوش میں لے آئیں۔

بھارت کے شہر کلکتہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نور جہاں صاحبہ نے 1981ء میں بیعت کی۔ ان کی بیعت کی ایک بڑی وجہ جماعت احمدیہ کا دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ بنی۔ ان کو اس بات نے خاص طور پر بہت متاثر کیا کہ جماعت احمدیہ میں دنیا کے دور دراز علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے مالی قربانی اور چندہ کا نظام قائم ہے۔

انہوں نے اپنی احمدی سہیلیوں کو دیکھا جو باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بھی اس قربانی میں شامل ہونے کے لئے چندہ دینا چاہتی ہیں۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ جماعت صرف احمدیوں سے ہی چندہ وصول کرتی ہے اس لئے ان سے چندہ وصول کرنا ممکن نہیں۔ اس پر اُنہوں نے بتایا کہ وہ پہلے ہی جماعت کی کچھ کتابیں پڑھ چکی ہیں اور اگرچہ ابھی تک باقاعدہ بیعت نہیں کی لیکن دل سے احمدی ہو چکی ہیں۔

چنانچہ چندہ دینے کی شدید خواہش کی وجہ سے انہوں نے بیعت کر لی اگرچہ اس پر ان کے والد اور دیگر رشتہ دار شدید مخالف ہوگئے۔ انہوں نے ان کو برا بھلا کہا اور ہراساں کیا۔ انہیں سخت مالی تنگی کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے صبر اور قربانی کی جزا دی اور انہیں ایک سکول میں نوکری مل گئی۔ رفتہ رفتہ وہ اس سکول کی ہیڈ مسٹرس بن گئیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاندان کی وجہ سے احمدیت سے دور چلی جاتیں اس کے بالکل برعکس ہوا اور ان کا خاندان بھی بالآخر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمدللہ

ایک اور خاتون جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ رئیسہ صاحبہ ہیں۔ ان کا تعلق کانپور انڈیا سے ہے۔ جب انہوں نے اپنے بچوں کے ہمراہ احمدیت قبول کی تو انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بیعت کرنے سے قبل بھی ان کے معاشی حالات تنگ ہی تھے۔ مختلف دیہات میں چوڑیاں بیچ کر معمولی آمدن پیدا کیا کرتی تھیں۔ بیعت کے بعد انہیں مزید مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے خاندان کے اکثر افراد ان کے مخالف ہوگئے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو صبر کا پھل عطا فرمایا اور ان کے مالی حالات بہتر ہونا شروع ہوگئے اور بجائے مختلف دیہات میں جا کر چوڑیاں بیچنے کے انہوں نے خود اپنی دوکان بنالی۔ جب انہوں نے اپنے حالات کی بہتری دیکھی تو ان کا ایمان مزید ترقی کر گیا۔ جہاں پہلے وہ غربت کی زندگی بسر کر رہی تھیں وہاں اب اپنے دین کی خاطر مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔

میں انڈیا سے سنجیدہ صاحبہ کا ایمان افروز واقعہ بھی سنانا چاہتا ہوں۔ ان کے شوہر نے 2000ء میں بیعت کی اور اس کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو بھی تبلیغ کی، جنہوں نے جلد ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کر لیا۔ بیعت کے بعد اس خاتون کے گھر والوں نے سخت مخالفت کی اور بالکل قطع تعلق کر لیا۔ وہ انہیں مارتے اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے رہے۔ لیکن انہوں نے بے مثال ہمت دکھائی اور اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ ان کا تعلق امیر خاندان سے تھا لیکن بیعت کے بعد ان کے والد نے انہیں جائیداد اور تمام حقوق سے محروم کرنے کی دھمکی دے کر مجبور کرنا چاہا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا انکار کر دیں۔ اس پر سنجیدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے اپنے وراثتی حصہ کے بدلے اپنا عقیدہ بدلنے پر مجبور کر رہے ہیں لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ ان چند روپوں کے عوض اللہ تعالیٰ مجھے پہلے ہی اس دنیا کا سب سے انمول تحفہ احمدیت کی شکل میں عطا فرما چکا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں اب کسی بھی مالی نقصان اور خاندانی وراثت سے محرومی کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں کرتی۔

اسی طرح ایک اور انڈین خاتون الفا صاحبہ، جو کوریا ضلع سیتاپور سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے بیعت کی۔ ان کے گاؤں میں تمام لوگ غیر احمدی تھے۔ اس کے نتیجہ میں انہیں ہولناک مظالم کا سامنا کرنا پڑا حتّٰی کہ ان کے والدین نے بھی انہیں دھمکیاں دیں اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔ وہ ان سے طنزاً پوچھا کرتے تھے کہ اب تمہاری بیٹیوں سے شادی کون کرے گا؟ یہ تو بن بیاہی بیٹھی رہ جائیں گی۔

اس پر الفا صاحبہ بڑے تحمّل سے جواب دیتیں کہ انہوں نے احمدیت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر قبول کی ہے اور یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کی ضروریات کا خیال رکھے گا۔ وہ کہتیں کہ انکی بیٹیوں کی شادیاں احمدی مسلمانوں سے ہی ہوں گی، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو حقیقی صبر اور ثبات قدم کا اجر ملا۔ اس رپورٹ کے مرتب ہونے تک ان کی دو بیٹیوں کی شادیاں احمدی معلمین سے ہو چکی ہیں جبکہ تیسری بیٹی کی بات ایک نیک، شریف احمدی کے ساتھ چل رہی ہے۔

سپین میں ایک احمدی خاتون، وفا صاحبہ کو احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی پر ان کے ایمان میں لغزش نہ آئی۔ انہوں نے اس آزمائش کو بہت صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔ الحمدللہ بعد میں ان کی شادی ایک عرب احمدی سے ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نیکیوں اور جماعت کیلئے مالی قربانی میں مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔

اسی طرح فلسطین میں ایک خاتون ہیں جنہیں احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت شدید ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ انہیں اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے عدالت بھی لے جایا گیا۔ ان کے شوہر انہیں طلاق دے چکے ہیں لیکن احمدیت پر ان کے ایمان میں کبھی ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا اور وہ مثالی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین کی خاطر ہر قربانی دینے کے عہد کو نبھا رہی ہیں۔

اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی غیرت منداور مخلص خواتین بھی عطا فرمائی ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔ مثلاً 2011ء میں پاکستان کے شہر لیہ سے تعلق رکھنے والی ایک احمدی خاتون جن کا نام مریم خاتون تھا غیر احمدیوں کے ایک حملہ کے نتیجہ میں شہید ہوگئیں۔ دشمنانِ احمدیت نے تین معصوم بچوں کی اس ماں کے گھر میں داخل ہو کر ان پر فائرنگ کر دی اور وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی شہید ہوگئیں۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 26 سال تھی۔

یہ صرف چند واقعات ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والی احمدی مسلم خواتین اپنے دین کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دے رہی ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے خوابوں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کیا اور احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ یہ خواتین بعد میں مثالی احمدی عورتیں ثابت ہوئیں جنہوں نے نیکی، تقویٰ اور دین کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کے جذبہ میں ترقی کی۔ مثال کے طور پر افریقہ کے ایک ملک گنی بساؤ کے ایک گاؤں میں ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک خواب میں دیکھا کہ مقامی احمدی معلم نے انہیں ایک کتاب دی اور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو. پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کہا کہ ان کی نجات اس کتاب میں ہے۔

اس کتاب کو کھولنے پر انہیں ایک تصویر نظر آئی۔ انہوں نے معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ تصویر حضرت خلیفۃ المسیح کی ہے۔ صبح بیدار ہونے کے بعد وہ اسی معلم کے پاس گئیں اور انہیں خواب سنائی۔ اس پر معلم صاحب نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کی صداقت کا واضح نشان دکھایا ہے۔ اس خاتون نے جواب دیا کہ انہیں اچھی طرح علم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک واضح اشارہ ہے۔ اس لئے وہ بیعت کے لئے اور ہر اس قربانی کے لئے تیار ہیں جس کا جماعت ان سے مطالبہ کرے گی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد سے وہ مالی قربانی میں ترقی کر رہی ہیں اور بہت بہادری سے باہر تبلیغ کے لئے جاتی ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنی مثال دے کر بتاتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف ان کی رہنمائی کی۔

اسی طرح بنگلہ دیش سے ایک احمدی پالاش صاحب ہیں جن کی اہلیہ ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔ وہ اپنی اہلیہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب سکول کی انتظامیہ کو ان کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ بہت سیخ پا ہوئے اور انہیں کہا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں یا پھر کم از کم لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیں کہ وہ عیسائی ہیں چاہے دل سے احمدی ہی رہیں۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ میں نے ایک خواب کی بنا پر احمدیت کی صداقت کو قبول کیا ہے، ہم دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں کیسے کہہ دوں کہ میں عیسائی ہوں؟ میں یہ نوکری تو چھوڑ سکتی ہوں پر احمدیت کسی حال میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔

یہ صرف لجنہ کی ممبرات ہی نہیں ہیں جو دین کی خاطر قربانیاں پیش کر رہی ہیں بلکہ اس میدان میں کم عمر ناصرات بھی دوسروں کیلئے مثالی نمونے قائم کر رہی ہیں۔ مثلاً بنگلہ دیش میں ایک گاؤں ہے جہاں چند احمدی آباد ہیں اور انہیں بے انتہا مخالفت کا سامنا ہے۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا ہے اور وہ معاشرتی دباؤ میں زندگی گزار رہے ہیں۔ چوتھی کلاس میں پڑھنے والی اس گاؤں کی ایک دس سالہ احمدی بچی بھی ان کے مظالم سے نہ بچ سکی۔ سکول میں اسکے استادوں نے کہا کہ تمہارا باپ عیسائی ہو چکا ہے اور وہ دوزخ میں جائے گا۔

انہوں نے اس چھوٹی بچی کے سامنے اس کے والد کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔ انہوں نے اس بچی کو لالچ دیا کہ اگر وہ اپنے والد سے الگ ہو جائے تو اسے ایک خوبصورت گھر، بہترین تعلیم اور خوراک دیں گے۔ یہ چھوٹی بچی جو اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہی کہنے لگی کہ میرے ابا جان دوزخ میں نہیں جا سکتے کیونکہ وہ باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں اور وہ عیسائی بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ عیسائی نمازیں نہیں پڑھتے۔

اس نے کہا کہ میں اپنی جماعت کو چھوڑوں گی نہ اپنے والد کو چاہے تم مجھے کتنا ہی لالچ دو۔ اپنے والد کی مثال دیکھنے کے بعد احمدیت پر میرا ایمان مزید پختہ ہو گیا ہے۔

یہ واقعہ لڑکی کے والد نے خود سنایا اور جب وہ یہ واقعہ سنا رہے تھے تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اپنی بیٹی کے نیک نمونہ کو یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔

مَیں نے آپ کے سامنے موجودہ دور میں پیش آنے والے چند واقعات بیان کئے ہیں تا کہ آپ کو بتا سکوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ظاہر کر رہا ہے اور کیسے دنیا بھر میں احمدی عورتوں اور بچیوں میں پُرخلوص قربانی کی روح پیدا کر رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ بہت سی احمدی خواتین نے ہولناک مظالم اور مشکلات کو برداشت کیا اور کچھ نے تو اپنے ایمان کے لئے اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ غیرت مند خواتین مشکل حالات سے خوفزدہ نہیں ہوئیں اور پیچھے نہیں ہٹیں، بلکہ ان مظالم اور ناانصافیوں کے نتیجہ میں ان کا احمدیت پر ایمان مزید پختہ ہوتا چلا گیا اور انہوں نے پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیاں اسلام کی حقیقی خدمتگار بن کر بسر کرنے کا تہیہ کیا۔

جب تک یہ غیر معمولی قربانی کی روح جماعت میں موجود ہے، یقین رکھیں کہ کوئی بھی کبھی بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، انشاء اللہ۔ ہمارے دشمن جماعت کو تباہ کرنے کیلئے چاہے جتنے مرضی منصوبے اور سکیمیں بنالیں وہ کبھی اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے، انشاء اللہ۔ یقیناً دشمنانِ احمدیت ہمارے لئے خطرناک حالات پیدا کرتے رہیں گے لیکن انہیں اپنے شرمناک منصوبوں میں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوگی کیونکہ جو ایمان احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں میں ہے وہ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہمیشہ ہر حال میں پھلتی پھولتی رہے گی۔

البتہ میں یہاں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں احمدی مسلمان ساری دنیا میں جماعت کی خدمت اور اس کی خاطر قربانی کی توفیق پا رہے ہیں وہاں ہر ایک احمدی مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائے، کسی بھی احمدی مسلمان کے معیار میں کمی نہ آئے، ہمیشہ اپنے ایمان کو بڑھانے کی کوشش کریں اور ان مبارک راستوں پر چلیں جن پر چلنے کا خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ہمیشہ ان مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔

ان سنہری راہوں پر چلیں جو براہ راست اللہ کی طرف لے جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں جنہوں نے ہمیں سکھایا کہ ہم کس طرح اپنے خالق کا پیار پا سکتے ہیں۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''مومن وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ''اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔''

نیز فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 28 ایڈیشن 1985ء)

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہمیشہ صادقوں کی جماعت کا حصہ رہیں اور ایمان میں کبھی کمزوری نہ دکھائیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ایمانی طور پر مضبوط رہیں۔ ہم نے اس ہستی کی بیعت کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا ہے۔ ہم نے اس وجود کو مانا ہے جو مکمل طور پر آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آیا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے غیر تشریعی نبی، امام مہدی اور مسیح موعود کا مقام عطا فرمایا ہے۔ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کی تنزلی پر دلی کرب محسوس کرتے ہوئے بے چین ہو کر صادقین کی ایک پاک جماعت کی بنیاد رکھی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر فعل اور فرمان اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہی کی کامل پیروی میں ہے۔ اس لئے میری یہ شدید خواہش اور دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تمام احمدی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ رہنے اور ہر ایک معاملہ میں ان کی تعلیمات اور ہدایات کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ کرے کہ ہر احمدی مسلمان ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد قائم ہوئی۔ ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ آپ کو اپنے ایمان پر ثباتِ قدم نصیب ہو۔

یقین رکھیں کہ اگر آپ احمدیت سے وابستہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا بلکہ وہ آپ کو حقیقی مومن کا مقام عطا فرمائے گا اور آپ کو صادقوں میں شمار کرلے گا۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی کا ایمان ہمیشہ بڑھتا رہے اور ہر احمدی اپنے اس دعویٰ میں سچا ثابت ہو کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔

نیز آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے بچوں کی اخلاقی اور روحانی ماحول میں اچھی تربیت کریں تا کہ ان کا احمدیت کی سچائی پر ایمان پختہ ہو۔ ان میں اسلام کی حقیقی اقدار پیدا کریں تا کہ وہ ایسے مثالی شہری بن سکیں جو اپنے دین و ملّت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والی ایسی غیرت مند خواتین اور مخلص مائیں عطا فرماتا رہے گا جو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں گی کہ وہ نیکی کے علمبردار اور احمدیت کے خادم بنیں تب تک ہماری جماعت کو نقصان پہنچانے کا ہر منصوبہ ناکام و نامراد رہے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جماعت ہمیشہ ترقی کرے گی اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ کیسے ہر روز اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ پورا فرما رہا ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت ہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت پھل پھول رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے اور ہمیشہ کرتی رہے گی، انشاء اللہ۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ کون سے خوش قسمت لوگ ہیں جو آخری دم تک اس مبارک جماعت کا حصہ رہیں گے۔ یقیناً وہ تمام احمدی جو اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدہ کو پورا ہوتا دیکھیں گے اور جو صدق نہیں دکھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی مبارک جماعت سے علیحدہ کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے سے خبردار فرما چکے ہیں۔

میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نئے آنے والے احمدی کو توفیق دے کہ وہ جماعت کا مخلص ممبر بنا رہے تا کہ سچے مومنوں میں اس کا شمار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان میں کمزوری اور سستی سے بچائے اور اُسے اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آخر میں مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو بھی ہر لحاظ سے اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2019)

حدیث نبوی ﷺ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31 رجنوری 2020 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا اصل نام زید تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپؓ غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں بھی آنحضرتؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ کا رنگ گندمی اور قد متوسط تھا۔

سوال حضرت انسؓ کا حضرت ابوطلحہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ حضرت ابوطلحہؓ کے ربیب یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے۔

سوال حضرت اُمِ سُلیمؓ نے حضرت ابوطلحہؓ سے نکاح کے عوض کیا مہر مانگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ نے اُمِ سُلَیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اُمِ سُلَیمؓ نے کہا کہ مجھے آپ جیسے آدمی سے نکاح کا انکار نہ ہوتا لیکن آپ مشرک ہیں اور میں مسلمان۔ اگر آپ اسلام قبول کرلیں تو یہی میرا مہر ہوگا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کرلیا اور یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔

سوال غزوۂ بدر میں ہلاک ہونے والے سردارانِ قریش کی نعشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے جنگِ بدر کے دن سردارانِ قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے کنوؤں میں سے ایک ناپاک کنویں میں ڈال دیا گیا۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی نعشوں کو مخاطب کر کے کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ ہم نے تو سچ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ آیا تم نے بھی واقعی وہ پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ ان لاشوں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جو سن بھی نہیں سکتیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! کہ تم ان سے زیادہ ان باتوں کو نہیں سن رہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

سوال حضور انور نے حضرت ابوطلحہؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فدائیت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریمؐ سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہؓ نبیؐ کے سامنے آپؐ کو اپنی ڈھال سے آڑ میں لیے کھڑے رہے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ کہتے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! سر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپؐ کو لگے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔

سوال غزوۂ احد کے موقع پر حضرت ابوطلحہؓ نے کیا شعر پڑھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد میں حضرت ابوطلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے کہ

وَجْهِیْ لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ
وَنَفْسِیْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ

میرا چہرا آپؐ کے چہرے کو بچانے کے لیے ہے اور میری جان آپؐ کی جان پر قربان ہے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے موقع پر کیا دعا کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر خیبر میں رسول اللہؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ مَیں اکثر آپؐ کو یہ دعا مانگتے سنا کرتا تھا کہ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ کہ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں غم و اندوہ سے درماندگی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض داری کے بوجھ سے اور لوگوں کی سختی سے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں داخل ہوتے وقت کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپؐ خیبر گاؤں میں داخل ہوئے تو فرمایا اَللّٰہُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے آنگن میں ڈیرہ ڈالتے ہیں تو پھر ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جن کو قبل از وقت عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔

سوال حضرت ابوطلحہؓ کو کیا خصوصیت حاصل تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت ابوطلحہؓ کی مہمان نوازی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریمؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا مَیں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے کہا رسول اللہؐ کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کے لیے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا اپنے اس کھانے کو تیار کرلو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں، سلا دینا۔ چنانچہ اُس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا۔ پھر اپنے بچوں کو سلا دیا۔ اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتے ہیں تو اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ یہ حضرت ابوطلحہؓ تھے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوطلحہؓ کی مہمان نوازی پر کس طرح خوشنودی کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ صبح میں رسول اللہؐ کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ تمہارے کام سے بہت خوش ہوا اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ كَانَ بِھِمْ خَصَاصَةٌ ۛ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سوال حضرت ابوطلحہؓ کو کیا سعادت حاصل تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہؓ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ آنحضورؐ کی ایک بیٹی کی وفات پر آپؐ کے ارشاد پر اس کی قبر میں اترے اور حضورؐ کی صاحبزادی کی نعشِ مبارک کو قبر میں اُتارا۔

سوال حضور انور نے حضرت ام سُلیمؓ کے صبر و استقامت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو بچے کی وفات ہو گئی۔ جب آپ واپس لوٹے تو بیوی سے بیٹے کا حال پوچھا۔ حضرت اُمِ سُلَیمؓ نے کہا کہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ رات گزاری اور پھر بتایا کہ بچے کی وفات ہو گئی ہے اس کو جا کے دفنا آؤ۔ چنانچہ صبح حضرت ابوطلحہؓ نے یہ بات آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی۔ آنحضرتؐ نے انہیں اولاد کی دعا دی اور اسکے بعد پھر ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔

سوال حضرت انسؓ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا تبرک تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کا پیالہ حضرت انسؓ کے پاس دیکھا۔ اس میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ حضرت انسؓ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا تھا۔ حضرت انسؓ نے بتایا کہ مَیں نے اس پیالے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا پانی پلایا ہے۔

سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کی قبر کس طرز پر بنائی گئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریمؐ کی وفات ہوئی تو مدینے میں ایک شخص تھا جو لحد بناتا تھا اور ایک اَور تھا جو سیدھی قبر بناتا تھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کو بلا بھیجتے ہیں۔ دونوں میں سے جو بعد میں آئے گا اس کو ہم چھوڑ دیں گے۔ لحد والی قبر بنانے والے حضرت ابوطلحہؓ تھے۔

......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 رفروری 2020 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کے والد کا نام مسلمہ بن سلمہ تھا اور ان کی والدہ ام سہم تھیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ بیان کی جاتی ہے۔ آپؓ بعثتِ نبوی سے بائیس سال پہلے پیدا ہوئے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کا نام جاہلیت میں ''محمد'' رکھا گیا۔

سوال مدینے کے یہود اپنے بچوں کے نام محمد کیوں رکھتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینے کے یہود اُس نبی کے منتظر تھے جس کی بشارت حضرت موسیٰؑ نے دی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس نبی کا نام 'محمد' ہوگا۔ اہلِ عرب نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع کر دیئے۔

سوال حضرت محمد بن مسلمہؓ کن صحابہ میں شامل تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف اور ابورافع سلّام بن ابو حُقَیق کو قتل کیا تھا۔ یہ دونوں وہ فتنہ پرداز تھے جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے اور اسی کوشش میں ہوتے تھے بلکہ مسلمانوں پہ حملہ بھی کروانے کی کوشش کی۔

سوال کعب بن اشرف کون تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کعب گو مذہباً یہودی تھا لیکن یہودی النسل نہ تھا بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف بنونَبہان کا ایک چلتا پرزہ آدمی تھا۔ مدینہ میں آکر بنونضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کیے اور ان کا حلیف بن گیا۔ قبیلہ بنونضیر کے رئیس اعظم ابورافع بن ابی الحقیق نے اپنی لڑکی اسے رشتہ میں دے دی اور اس کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا۔ حتیٰ کہ بالآخر اسے یہ حیثیت حاصل ہو گئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھنے لگے۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کعب نے کیا رویہ اختیار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرتؐ مدینے تشریف لائے تو کعب نے اس معاہدے میں شرکت اختیار کی جو آنحضرتؐ اور یہود کے درمیان تحریر کیا گیا تھا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض و عداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور خفیہ ساز باز سے اسلام اور بانیٔ اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔

سوال بدر کی فتح کے بعد کعب کی اسلام دشمنی کیا رنگ اختیار کر گئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب کعب کو یہ یقین ہو گیا کہ واقعی بدر کی فتح نے اسلام کو وہ استحکام دے دیا ہے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ تھا تو وہ غیض و غضب سے بھر گیا اور فوراً سفر کی تیاری کر کے اس نے مکے کی راہ لی اور وہاں جا کر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو اَور شعلہ بار کر دیا۔ اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک

اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحہ دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں گے اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔

سوال حضور انور نے کعب بن اشرف کے واجب القتل ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا : جب کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریکِ جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازشِ قتل کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے۔

سوال آنحضرتؐ نے کعب کے قتل کی ذمہ داری کن صحابہ کے سپرد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ ڈیوٹی آپؐ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہؓ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کریں قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذؓ کے مشورے سے کریں۔

سوال حضرت محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے کعب کو قتل کرنے کے لیے کیا طریق اختیار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد بن مسلمہؓ نے سعد بن معاذؓ کے مشورے سے چند صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور اس سے گزارش کی کہ وہ ان کے ہتھیاروں کو رہن رکھ کر کچھ قرض دے دے۔ کعب تیار ہو گیا۔ رات کے وقت یہ لوگ ہتھیار ساتھ لے کر کعب کے پاس پہنچے اور اسے آوازی اور باتیں کرتے کرتے ایک طرف لے گئے۔ اور اسی اثنا میں موقع پا کر حضرت محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے اس کو قتل کر دیا۔

سوال حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کعب کے قتل کے طریق پر اٹھنے والے سوال کا کیا جواب دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تاریخ سے ثابت ہے کہ خود یہود نے کعب کی اس سزا پر اعتراض نہیں کیا۔ اس وقت حالات ایسے نازک تھے جن کی وجہ سے مدینے میں ایک خطرناک کشت و خون اور خانہ جنگی کا خطرہ تھا۔ آنحضرتؐ نے امنِ عامہ کے خیال سے یہی مناسب سمجھا کہ خاموشی کے ساتھ کعب کی سزا کا حکم جاری کر دیا جائے مگر اس میں قطعاً کسی قسم کے دھوکے کا دخل نہ تھا کیونکہ جونہی یہود کا وفد دوسرے دن آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فوراً بلا توقف انہیں ساری سرگزشت سنا دی اور اس فعل کی پوری پوری ذمہ داری اپنے اوپر لے کر یہ ثابت کر دیا کہ اس میں کوئی دھوکے وغیرہ کا سوال نہیں ہے۔

سوال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو جھوٹ اور فریب کی اجازت دی؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں : یہ بالکل غلط ہے اور صحیح روایات اس کی مکذب ہیں۔ آنحضرتؐ نے قطعاً جھوٹ اور غلط بیانی کی اجازت نہیں دی بلکہ بخاری کی روایت کے بموجب جب محمد بن مسلمہؓ نے آپؐ سے یہ دریافت کیا کہ کعب کو خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کے لیے کوئی بات تو کہنی پڑے گی تو آپؐ نے ان عظیم الشان فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو خاموش سزا کے محرک تھے جواب میں صرف اس قدر فرمایا کہ 'ہاں' اور اس سے زیادہ اس موقعے پر آپؐ کی طرف سے یا محمد بن مسلمہؓ کی طرف سے قطعاً کوئی تشریح یا توضیح نہیں ہوئی۔

سوال کیا جنگ میں جھوٹ اور دھوکا دینا جائز ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض روایتوں میں یہ مذکور ہوا ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ یعنی جنگ تو ایک دھوکا ہے اور اس سے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنگ میں دھوکے کی اجازت تھی۔ حالانکہ اول تو اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کے معنے صرف یہ ہیں کہ جنگ خود ایک دھوکا ہے۔ خُدْعَةٌ کے معنے داؤ پیچ اور تدبیرِ جنگ کے ہیں، جھوٹ اور فریب کے نہیں ہیں۔ جنگ میں دشمن کو کسی حیلے اور تدبیر سے غافل کر کے مغلوب کر لینا منع نہیں ہے۔

سوال آنحضرتؐ جب کسی مہم کے لیے نکلتے تو کیا طریق اختیار فرماتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ جب کسی مہم میں نکلتے تو عموماً اپنی منزلِ مقصود ظاہر نہیں فرماتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی کرتے تھے کہ جانا تو جنوب کی طرف ہوتا تھا مگر شروع شروع میں شمال کی طرف رخ کر کے روانہ ہو جاتے تھے اور پھر چکر کاٹ کر جنوب کی طرف گھوم جاتے تھے یا کبھی کوئی شخص پوچھتا تھا کہ کدھر سے آئے ہو تو بجائے مدینے کا نام لینے کے قریب یا دور کے پڑاؤ کا نام لے دیتے تھے۔

سوال اسلام میں سب سے بڑے گناہ کون سے بیان ہوئے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں خدا کے ساتھ شرک کرنے اور والدین کے حقوق تلف کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر جھوٹ بولنے کا گناہ سب سے بڑا ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں مگر ایمان اور جھوٹ کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور دھوکے اور غداری کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص غداری کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے سخت عتاب کے نیچے ہوگا۔

سوال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ابن ہشام کی اس روایت پر کیا جرح فرمائی کہ کعب کے قتل کے بعد آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا تھا کہ اب جس یہودی پر تم قابو پاؤ اسے قتل کر دو؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں : روایت کے اعتبار سے اس کے راوی نامعلوم الاسم ہیں۔ اور درایت کے لحاظ سے بھی یہ قصہ درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ آنحضرتؐ کا عام طریقِ عمل اس بات کو قطعی طور پر جھٹلاتا ہے کہ آپؐ نے اس قسم کا عام حکم دیا ہو۔ اگر کوئی عام حکم ہوتا تو یقیناً اس کے نتیجے میں کئی قتل واقع ہو جاتے مگر روایت میں صرف ایک قتل کا ذکر ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی عام حکم نہیں تھا اور پھر دوسرے دن ہی یہود کے ساتھ نیا معاہدہ ہو گیا تھا تو اس صورت میں یہ ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا کہ اس معاہدے کے ہوتے ہوئے اس قسم کا حکم دیا گیا ہو۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

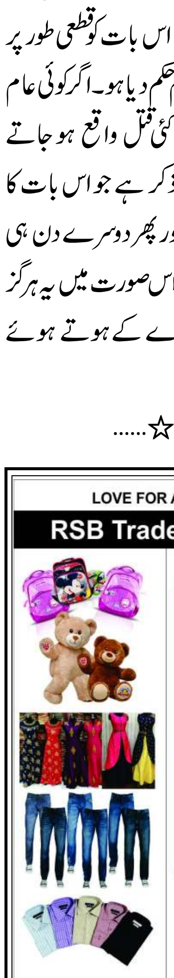

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 3 فروری 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی (واقفۂ نو) کا ہے جو عبد الواسع صاحب (فیصل آباد) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عمیر احمد میر (مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو دلدار احمد صاحب میر (لاہور) کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل آصف جاوید صاحب ہیں اور دلہا کے وکیل ان کے بھائی ثاقب احمد میر صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ کومل قریشی کا ہے جو منصور احمد قریشی صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فہیم احمد قریشی (مربی سلسلہ شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ بہتر ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو نعیم احمد قریشی صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل عطاء المجیب راشد صاحب اور دلہا کے وکیل کلیم احمد بابر صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ رضوانہ ثمن باجوہ کا ہے جو محمد بوٹا باجوہ صاحب (بلجیم) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم نوفل بن زاہد کے ساتھ تین ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے جو اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے مربی کے طور پر فارغ ہوئے ہیں اور آغا زاہد منظور صاحب کے یہ بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل ان کے بھائی نعمان احمد باجوہ ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے رشتے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے ان نکاحوں کے فریقین نے مصافحہ کی سعادت پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31 مارچ 2020)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 ردسمبر 2019ء بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ یو.کے) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرم رانا رفیق احمد صاحب

ابن مکرم رانا بشیر احمد صاحب (ارلزفیلڈ، یو.کے)

13 ردسمبر 2019ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ کے پڑنواسے اور محترم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب کے بھانجے تھے۔ نمازوں کے پابند، تلاوت قرآن میں باقاعدہ، خلافت کے فدائی، بڑے ملنسار اور شریف النفس انسان تھے۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ ہوتی تھی۔ بچوں کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ انصار اللہ میں بطور نائب قائد تعلیم القرآن کے علاوہ ہومیو پیتھک ڈسپنسری میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب

ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم (ربوہ)

17 رنومبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں عمر بخش صاحب اور دادا حضرت میاں رحمت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ناصر آباد سٹیٹ میں آباد ہوئے۔ اپنے والد کے ساتھ مل کر سٹیٹ کی ملازمت کی اور پھر کنری میں آڑھت کا کام کیا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی کی بہت فکر ہوتی تھی۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم طاہر احمد منیب صاحب (مربی سلسلہ) آج کل نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) کے خسر تھے۔ آپ کے ایک نواسے مکرم ولید احمد صاحب مربی سلسلہ آج کل سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم ملک افتخار احمد صاحب

ابن مکرم ملک معراج دین صاحب (لاہور)

12 رجون 2019ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو 15 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ جس پر والد نے آپ کو جائیداد سے عاق کر دیا تھا۔ اس کے باوجود آپ نے والدہ اور دو چھوٹی بہنوں کی ذمہ داری اٹھائی اور اسے بہت احسن رنگ میں نبھایا۔ آپ نے حلقہ دارالذکر لاہور کے سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، خلافت سے سچی محبت کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، مہمان نواز، ایک ہمدرد نیک اور مخلص انسان تھے۔ بچوں کی دینی و دنیوی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھا اور سب کو خلافت اور نظام جماعت سے جوڑے رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم عبدالواحد صاحب

ابن مکرم عبدالسلام صاحب (بشیر آباد، ربوہ)

23 رستمبر 2019ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت مخلص اور نیک انسان تھے۔ زندگی بڑی سادگی اور قناعت سے گزاری۔ مرحوم کے دادا محترم مولوی فقیر محمد صاحب نے راجوری میں بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد نیر صاحب مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (ماڈل ٹاؤن، لاہور)

23 رستمبر 2019ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک، غریب پرور اور مخلص خاتون تھیں۔ خطبات باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ اپنے چھوٹے بھائی کے تین یتیم بچوں کی پرورش بہت عمدہ رنگ میں کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ سیدہ نصرت زین صاحبہ

اہلیہ مکرم میجر زین العابدین صاحب (فلوریڈا، امریکہ)

27 راگست 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم سید ظہور الحسن احمدی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دور میں بیعت کی تھی۔ 1974ء سے 1990 تک حلقہ ڈیفنس کراچی کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1994ء سے 2018ء تک کیلیفورنیا امریکہ میں مقیم رہیں۔ گزشتہ ایک سال سے آپ فلوریڈا جماعت کی ممبر تھیں اور اس تھوڑے عرصہ میں آپ نے وہاں کی لجنہ سے ایک خاص تعلق قائم کرلیا تھا۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ محبت اور وفا ان کی اولین ترجیح تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں دینی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم چوہدری فضل قادر صاحب

(سابق معلم وقف جدید، حال ڈنمارک)

5 ردسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کمالیہ کے قریب ایک گاؤں میں آباد ہوئے۔ احمدیت والد کی طرف سے ملی جبکہ برادری کی اکثریت غیر احمدی تھی۔ 1964ء میں مرحوم نے اپنی زمین ٹھیکہ پر دے دی اور خود زندگی وقف کر کے وقف جدید کے تحت بطور معلم اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ آپ کی پہلی تقرری ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی جہاں 1974ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں آپ کا تبادلہ کمالیہ میں کر دیا گیا۔ کئی سال تک کمالیہ جماعت کے صدر بھی رہے۔ آپ پُرجوش اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج اور سلسلہ کیلئے غیرت رکھنے والے ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت مضبوط اور گہرا تعلق تھا۔ عہدیداران اور مبلغین کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں''

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ
ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5رمئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1رمارچ 2018)

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ جماعت احمدیہ پولوبستی ضلع گوہاٹی صوبہ آسام میں مورخہ 6 دسمبر 2019 کو مکرم مرشد عالم صاحب صدر جماعت پولوبستی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شربت علی صاحب نے کی۔ عزیزہ یاسمین خاتون نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبدالرحیم بادشاہ صاحب مبلغ انچارج ضلع کامروپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کیے۔ مکرم نور سلطان سردار صاحب مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ جماعت احمدیہ گوہاٹی میں مورخہ 7 دسمبر 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مکرم عبدالغفور علی صاحب امیر ضلع کامروپ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم تنویر احمد صاحب نے کی۔ مکرم سلیمان علی صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید شاہ جہان شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم نور سلطان سردار صاحب، مکرم سلیمان علی صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ جماعت احمدیہ بجلی نگر میں مورخہ 8 دسمبر 2019 کو مکرم حسین صاحب صدر جماعت بجلی نگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم حاشر احمد نے کی۔ عزیزہ مسکان خاتون نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم نور سلطان سردار صاحب، مکرم عبدالرحیم بادشاہ صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ظہور الحق، مبلغ سلسلہ گوہاٹی)

★ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو شام پانچ بجے مکرم محمد حشمت اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مصدق احمد صاحب نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم کے. وی طاہر صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے بعنوان ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ‘‘ تقریر کی۔ مکرم بدرالدین صاحب نے بعنوان ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمت للعلمین‘‘ بزبان انگریزی تقریر کی۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کنڑ زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مرکزی اجتماعات کے موقع پر ملنے والے انعامات تقسیم کیے گئے۔ نیز امتحان دینی نصاب انصاراللہ کی سندات تقسیم کی گئیں۔ بعدازاں عزیزم طاہر احمد تیماپور نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن‘‘ تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، زعیم مجلس انصاراللہ بنگلور)

★ جماعت احمدیہ تیماپور میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو بعد نماز مغرب مسجد حسن میں مکرم سلیم احمد مختاپور صاحب صدر جماعت تیماپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج ضلع یادگیر، کرناٹک)

★ جماعت احمدیہ یمنانگر صوبہ ہریانہ میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو مکرم منظور علی صاحب صدر جماعت یمنانگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم ساحل احمد نے کی۔ نظم عزیزہ یاسمین نے پیش کی۔ عزیزہ حسن آرا نے ایک حدیث پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ تبسم، خوشبو اور سونیا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے۔ بعدہ مکرم چودھری نذیر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید وحیدالدین احمد، مبلغ جماعت یمنانگر، صوبہ ہریانہ)

★ جماعت احمدیہ بٹھنڈا میں مورخہ 23 نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ جماعت بٹھنڈا میں اس نوعیت کا یہ پہلا جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں 90 افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر ہمسایوں نے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(نصیر احمد طارق، معلم سلسلہ بٹھنڈا)

★ جماعت احمدیہ سہارنپور صوبہ یوپی میں مورخہ 3 دسمبر 2019 کو احمدیہ مشن ہاؤس سہارنپور میں مکرم محمد ذاکر خان بمیالوی صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک نعت پڑھی گئی۔ بعدہ مکرم نسیم احمد ملکانہ صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ جماعت احمدیہ امبیٹہ میں مورخہ 8 دسمبر 2019 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعتیہ کلام کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد نایک مبلغ انچارج سہارنپور یوپی)

جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں مورخہ 20 فروری 2020 کو مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صباح الدین شمس صاحب نے کی۔ نظم مکرم صلاح الدین شمس صاحب نے پڑھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم لڑکے کی بشارت دی تھی جو جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے معروف ہے۔ مکرم انیس احمد صاحب نے اس پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مجیب الرحمن صاحب، مکرم فرزان احمد صاحب، مکرم رحمت اللہ شریف صاحب اور خاکسار نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں انصار، خدام، اطفال اور پردہ کی رعایت سے لجنہ وناصرات نے بھی شرکت کی۔

(طیب احمد خان، مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر تلنگانہ)

محبوب نگر میں یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 10 فروری 2020 کو جماعت احمدیہ محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح دس بجے اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہ ایک وفد کی صورت میں سرکاری ادارہ جات، اسکولز اور کالجز میں جا کر وہاں کی انتظامیہ سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ سب نے بخوشی جماعت کا پیغام سنا اور بعض نے جماعتی تعلیمات سے متاثر ہو کر اپنے اداروں میں سیمینار کروانے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (عبدالواحد خان، مبلغ سلسلہ محبوب نگر تلنگانہ)

گوڑہ اسلام پور بنگال میں فضل عمر تعلیم القرآن ووقف عارضی کلاس کا انعقاد

مورخہ 6 تا 10 دسمبر 2019 جماعت احمدیہ گوڑہ اسلام پور ضلع مرشد آباد کاندی زون بنگال میں نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت پانچ روزہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں کل 52 افراد نے شرکت کی۔ دن کے وقت کلاسز لگائی گئیں۔ نیز افراد جماعت کے گھروں میں جا کر تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 10 دسمبر 2019 کو احمدیہ مسجد گوڑہ اسلام پور میں بعد نماز ظہر مکرم اشرف الشیخ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیش محمد صاحب نے کی۔ مکرم ظہیرالدین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم ابوجعفر صادق صاحب نے بعض تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست بعد نماز مغرب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم امجد حسین صاحب نے کی۔ مکرم چمتکار شیخ صاحب نے ایک بنگلہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج کاندی زون مرشد آباد)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

ماہ جنوری 2020 میں جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مکرم سلطان الہ دین صاحب امیر ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں جماعت حیدرآباد کے علاوہ ظہیرآباد اور جگت گیری گٹا سے بھی افراد جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی شیخ نور میاں صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم دانش مشہود صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مولوی وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد نے لازمی چندہ جات، حصہ آمد، زکوٰۃ اور وصیت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشر واشاعت قادیان نے بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت‘‘ تقریر کی۔ نیز آپ نے خطبات جمعہ سننے اور ایم ٹی اے دیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

مجلس خدام الاحمدیہ کرشنا کی جانب سے مستحقین میں کمبل کی تقسیم

مورخہ 28 جنوری 2020 کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش کے زیر اہتمام گڈی واڈا شہر کے گورنمنٹ ہسپتال کے ضرورت مند مریضوں اور جھگی جھونپڑی میں رہنے والے غربا میں کمبل تقسیم کیے گئے۔ اس پروگرام کا آغاز ڈاکٹر اِندرا دیوی صاحبہ کی زیر صدارت گڈی واڈا کے ہسپتال میں ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر نرسمہا راؤ صاحب ایڈمنسٹریٹر گڈی واڈا ہسپتال بھی موجود تھے۔ مکرم شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج ضلع کرشنا نے جماعت کا تعارف کرایا جس کے بعد صدر جلسہ اور ہسپتال کے ڈاکٹرز کو لیف لیٹس اور جماعتی کتب دی گئیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔ اگلے دن چار مقامی اخبارات میں اس پروگرام کی خبریں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(شیخ بابوجی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کرشنا، صوبہ آندھرا پردیش)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

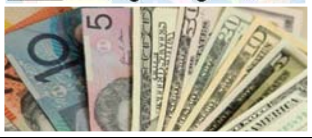

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِیپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
•Secure Enviroment •Education at par with India •Food habits same as in India •Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also •Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
•Bangladesh Medical College Dhaka •Dhaka Community Medical College Dhaka •Dhaka National Medical College Dhaka •Holy Family Medical College Dhaka •Community Based Medical College Mymensingh•Monno Medical College Maniknagar •Uttara Adhynukh Medical College Dhaka •Tairunessa Medical College Dhaka •International Medical College Dhaka •TMSS Medical College Bogra •Green Life Medical College Dhaka •Popular Medical College Dhaka •Anwar Khan Modern Medical College Dhaka •Diabetic Medical College Faridpur •Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
•Addin Womens Medical College •Addin Sakina Medical College Jessore •Sylhet Womnes Medical College Sylhet •Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka •Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

Tea,Tiffin,Meals,Chicken-Biryani,Fast-Food Available Here

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping - Rental Plants - Exports - Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

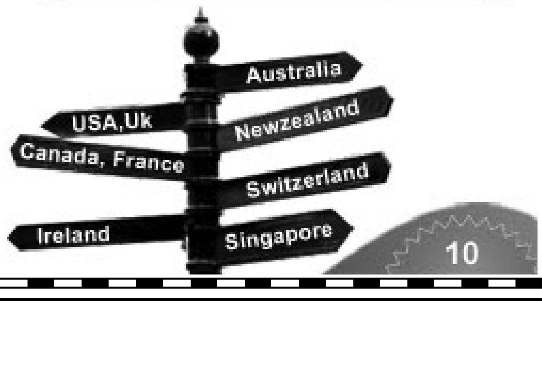

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 7 - May - 2020 Issue. 19

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مکرم ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب مرحوم انڈونیشیا، مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب مرحوم پاکستان اور مکرم غلام مصطفی صاحب مرحوم لندن کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

جو وفا انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ کی ہے اور جس طرح اپنے عہد بیعت نبھانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان سے پیار کا سلوک فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1رمئی 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی۔ ان میں سے ہر ایک مختلف پیشے سے منسلک تھا۔ مختلف مصروفیات تھیں۔ تعلیمی معیار مختلف تھے، لیکن ایک چیز مشترک تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد بیعت کو اپنی طاقتوں کے مطابق نبھانے والے، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد ادا کرنے والے، اور یہ بات ثابت کرنے والے تھے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم پر عمل کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے غلام صادق کو بھیجا ہے اس کی عملی صورت حقیقت میں ان میں پائی جاتی تھی۔ ان کے واقعات سن کر یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جُڑ کر ہی بندے اور خدا کے درمیان حقیقی تعلق پیدا کرنے کا سلیقہ ہمیں آسکتا ہے اور آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے پر کامل یقین اور اس کی رضا پر راضی رہنے کے اعلیٰ معیار حاصل ہوتے ہیں۔

ان میں سے ایک ہیں ہمارے مبلغ سلسلہ ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب ریجنل مبلغ انڈونیشیا جو 21 راپریل کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ مرحوم نے 1997ء سے 2002ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں تعلیم حاصل کی۔ اٹھارہ سال تک مختلف جگہوں پر بطور مبلغ خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے ہیں۔

ہمارے مبلغ معراج دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ذوالفقار صاحب بہت ہی کامیاب اور محنتی مبلغ تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرتے تھے اور سب کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے جب ملتے ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملتے تھے۔ کبھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیشہ دعا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور یہی وہ خاصیت ہے جو ایک واقف زندگی کی روح ہے کہ اگر کچھ مانگنا ہے تو خدا تعالیٰ سے مانگے اور کبھی مطالبہ نہ کرے۔

آصف معین صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ نہایت صالح انسان تھے مخلص اور فرمانبردار تھے۔ علالت کے ایام میں بھی جماعتی خدمات کو ترجیح دیتے تھے۔ موصوف ڈائلیسز پر تھے۔ اس حالت میں بھی ایک لوکل اجلاس میں شامل ہوئے وہاں کے خادم نے جب آپ سے پوچھا کہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی تو اس پر آپ نے اسے جواب دیا کہ جب تک مجھ میں جان ہے میں جماعت کے تمام پروگراموں میں شامل ہونے کی کوشش کرتا رہوں گا، میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ خدمت دین کے کاموں میں مصروف رہوں۔ یہ ہے وہ واقف زندگی کا جذبہ جو ہر ایک واقف زندگی میں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے انہوں نے اپنے عہد بیعت کو بھی نبھایا اور وقف کے عہد کو بھی خوبصورتی کے ساتھ نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ انکی اہلیہ اور ان کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خود ہی ان کا کفیل بھی ہو۔

دوسرے مرحوم ہیں ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب اسلام آباد پاکستان، جو 18راپریل کو وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے کوئی ہفتہ عشرہ قبل ان کو کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوئیں اور 18راپریل کی شام کو یہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ پیر محمد نقی الدین صاحب مرحوم کے ددھیال اور ننھیال سب صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے تھے۔ 1970ء میں ایم۔بی۔بی۔ایس کیا۔ کچھ عرصہ سرکاری ہسپتال میں جاب کی۔ پھر اسلام آباد میں اپنا کلینک کھولا اور گذشتہ پچیس تیس سال سے اپنا کلینک چلا رہے تھے اللہ کے فضل سے بڑا کامیاب تھا غریبوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔

امیر جماعت اسلام آباد لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب گذشتہ بارہ سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ اسلام آباد میں قاضی کے منصب پر خدمت بجا لا رہے تھے آپ کے فیصلے ہمیشہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔ انتہائی خوش اخلاق ملنسار پیار کرنے والے شفیق غریب پرور اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے مسکراتے چہرے سے ملتے۔ مخلوق خدا کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ جماعت کے غرباء اور نادار مریضوں کے لئے آپ کا کلینک ہمیشہ کھلا رہتا۔

ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ تبلیغ دین کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ مریضوں کے لئے دو نفل ہمیشہ پڑھتے تھے۔ مریضوں کی محبت کے پیش نظر وباء کے دنوں میں بھی کلینک جاتے کہ میرے مریض پریشان نہ ہوں۔ ایک انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے، مثالی شوہر تھے شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے اور بہن بھائیوں اور دوستوں کا بہت خیال رکھنے والے نافع الناس وجود تھے۔ زندہ خدا سے بہت گہرا تعلق تھا بیحد دعا گو تھے اور زندہ و قائم خدا ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا تھا۔

ان کی بیٹی نورین عائشہ نورالدین کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک نہایت شفیق اور مہربان اور دعا گو باپ تھے ہر معاملے میں ہمیشہ دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ ان کی بیٹی وردہ کہتی ہیں کہ بچپن سے ہی ہمیں نماز، قرآن، روزے رکھنے، وقت پر چندے ادا کرنے اور صدقہ و خیرات کرنے کی عادت ڈالی۔

ان کے داماد عبدالصمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی کہتا کہ مرزا غلام احمد کا کوئی معجزہ دکھاؤ تو کہتے تھے کہ میں معجزہ ہوں۔ آپ ایک مکمل احمدی تھے۔ جو اُمید حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی جماعت سے تھی اس کے وہ صحیح مصداق تھے۔ پس یہ ہے وہ معیار جو ہر احمدی کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے پرانے نشانوں کو تلاش کرنے کے خود ایک نشان بنیں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے مکرم غلام مصطفی صاحب کا جو رضا کار کارکن تھے، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یو.کے میں۔ ان کی پچیس اپریل کو وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون 1983ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ واقف زندگی تو نہیں تھے لیکن ایک واقف زندگی کی طرح کام کرتے رہے۔ بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے جو اللہ سے وقف کا عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پی.ایس آفس میں انہیں ڈیوٹی دی اور اس وقت سے لے کر اب تک بڑی خوش اسلوبی سے یہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

ان کی اہلیہ محمودہ مصطفی صاحبہ لکھتی ہیں کہ میرا اور مصطفی صاحب کا تقریباً چونتیس سال ساتھ رہا ہے اور ان سالوں کی میں گواہی دے سکتی ہوں کہ ان کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا۔ ایک مخلص شوہر، باپ، بھائی اور دوست تھے۔ اپنے رشتوں کو نبھانے والے، بہت دور اندیش، ہر ایک کے کام آنے والے، بے لوث خدمت کرنے والے، بہادر اور نڈر انسان تھے۔ خلافت پر مر مٹنے والے وجود تھے۔ مالی قربانی کا بہت شوق تھا۔

ان کی بیٹی ثوبیہ مصطفی کہتی ہیں کہ میرے والد کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے قائم کردہ نظام خلافت سے محبت کرنا تھا۔ غریبوں کی بہت زیادہ مدد کرتے تھے۔ اپنی بیماری کے دنوں سے قبل انہوں نے مجھے آخری نصیحت کی کہ ہمیشہ جماعت کے ساتھ جڑے رہنا نمازیں پڑھنا اور قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے رہنا تو اللہ ہمیشہ ساتھ دے گا۔ ہمیشہ تلقین کرتے کہ چندے کی ادائیگی میں کبھی تاخیر نہیں کرنی اور خود مہینے کے پہلے دن ہی اپنا چندہ ادا کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مت سوچنا کہ جماعت کو ہمارے چندے کی ضرورت ہے بلکہ چندہ دینے سے ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ابراہیم ناصر بھٹی صاحب کہتے ہیں ان کو آخری بیماری میں دیکھنے کا موقع ملا۔ کورونا وائرس کی بیماری کی شدت کی وجہ سے ان کو سی پی اے سی لگانے کی ضرورت پڑتی تھی جس کی وجہ سے خوفناک حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ مشین لگانے کی وجہ سے جب انہیں تکلیف محسوس ہونے لگتی تو ان کے گھر والے انہیں آ کر کہتے کہ خلیفہ وقت کا پیغام ہے کہ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔ جب ان کو میرا یہ پیغام ملتا تو اچانک ریلیکس ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ جو وفا انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ کی ہے اور جس طرح اپنے عہد بیعت نبھانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان سے پیار کا سلوک فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ فرمایا تھا، یہ لوگ شہداء میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کی نیکیاں اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور جماعت اور خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والے ہوں اور جو والدین نے ان کیلئے دعائیں کی ہیں ان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں قبول فرماتا رہے۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad